Novel Hi Novel & Online Web Channel

عنوان	داستانِ قلب
لکھاری	ملیحہ شاہ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہوگی صرف اور صرف رائٹر ہی ہوگا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایاایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

داستانِ قلب

ملیحہ شاہ کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

یہ منظر اسلام آباد کی مشہور مارگلہ ہلز کا ہے۔مارگلہ ہلز ہائکنگ، پکنک کے لئے بھی مشہور ہے۔

وہ بھی یہاں ہائکنگ کے لئے اپنے دوست کے ساتھ آیا ہوا تھا۔ہائکنگ کرنا اس کا جنون تھا۔کافی بار ہائکنگ کرتے ہوئے وہ زخمی بھی ہوا لیکن پھر بھی ہائکنگ اس کی پسندیدہ ہابی تھی۔

براک ذرا دھیان سے کہیں اس بار بھی اپنا کوئی بازو نہ تڑوا لینا یہ کہنے والا اس کا جگری دوست کاشان تھا۔

کاشان اور براک بچپن سے ایک ساتھ رہے ہر کام میں وہ دونوں شریک ہوتے تھے پھر چاہے وہ کام کوئی اچھا ہو یا برا۔ان دونوں کی دوستی بے مثال تھی۔

یار تو میری فکر مت کر جلدی سے اوپر چڑھ ہمیں اوپر جھنڈا بھی لگانا ہے۔

ہاں بس میں بھی آیا۔کاشان بھی جلدی سے اوپر چڑھنے لگا۔

دونوں نے وہاں اوپر پہنچ کے کافی ہلا گلا کیا،تصویریں بنائی اور وہیں بیٹھ کے ڈرنک کرنے لگے۔

**

اذان کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی۔وہ آٹھی اور وضو کرکے باہر صحن میں گئ جہاں اس کے ابو نماز پڑھ کے قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔

آیت نے ابو کو سلام کیا اور نماز کی نیت باندھ کے کھڑی ہو گئ۔

ہر کام جلدی سے کرنے والی آیت کی نماز کافی ٹھہری ہوئ اور پر سکون تھی۔

نماز پڑھ کے فارغ ہونے کے بعد اس نے دعا کے لئے ہاتھ آٹھائے پھر دعا مانگ کے اپنے ابو کے پاس جا کے بیٹھ گئ۔

باقی سارا گھر نیند میں ڈوبا ہوا تھا۔ابراہیم ہمشہ سے ہی نمازی پرہیز گار تھے انہوں نے اپنے بچوں کو بھی ایسی ہی تربیت دی تھی۔

ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔

سب سے بڑی بیٹی مہک ابراہیم جس کی شادی ہو چکی تھی اور وہ اپنے گھر خوش تھی

دوسری بیٹی زارا ابراہیم ابھی کالج جاتی تھی پھر ان کا ایک بیٹا فہد جو کے لاہور میں پڑھ رہا تھا اور ساتھ کام بھی کرتا تھا مہینے میں ایک دو بار گھر آتا تھا۔

پھر ان کی سب سے لاڈلی بیٹی جو کہ انہی کی طرح نماز کی پابند تھی آیت ابراہیم۔

ابراہیم کو سب سے زیادہ پیار آیت سے ہی تھا۔آیت کی ماں اس کے پیدا ہوتے ہی اس دنیا سے چل بسیں۔ جس کی وجہ سے باقی

دونوں بہنیں اسی کو قصوروار سمجھتیں تھیں۔ فہد کافی سمجھدار تھا تو وہ آیت کی بہت عزت کرتا تھا۔

ابو آپ سے کچھ پوچھوں ؟آیت نے ابراہیم سے سوال کیا جو کہ قرآن پڑھ کے فارغ ہو چکے تھے۔

ہاں بیٹا پوچھو۔

ابو آپ نے دعا میں کیا مانگا؟

میری پیاری سی گڑیا میں نے تمہارا اچھا نصیب مانگا، تمہاری خوشیاں مانگیں۔

ابو آپ کو مجھ سے نفرت نہیں ہوتی؟ جیسے آپی کو ہے۔

اس کے اس سوال سے ابراہیم کا دل دکھا تھا وہ جانتے تھے وہ سب کی نفرت اب محسوس کرتی ہے کیونکہ وہ بھی بڑی ہو رہی ہے اگر ایسے چلتا رہا تو اس کا دل خواہش کرنا چھوڑ دے گا۔

میرے بچے مجھے آپ سے نفرت کیوں ہو گی؟ بھلا کبھی اپنے جگر کے ٹکڑے سے بھی کسی کو نفرت ہو سکتی ہے کیا؟

آیت مسکرادی۔اوکے ابو میں آپ کے لیے چائے لاتی ہوں۔

یہ کہہ کے وہ چلی گئ۔

آیت انیس سال کی تھی اور بہت معصوم سی تھی ہر ایک سے پیار کرنے والی ہمدردی کرنے والی۔ کسی کو بھی وہ درد میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔اپنی عادات کی طرح وہ شکل سے بھی ویسی ہی تھی

دھیمہ لہجہ،ذات میں ایک ٹھہراؤ،صابر، گرین آنکھیں اس کو مزید پرکشش بناتی تھیں۔

انیس سال کی وہ لڑکی ددھیارنگ، گرین آنکھیں،معصوم ساچہرہ،وہ دنیا کی ایک آپسرہ تھی۔ گویا جو بھی دیکھے اپنا دل ہار بیٹھے۔

**

سر مجھے وہ فائیل مل چکی ہے۔ ہمزہ آفس میں داخل ہوا اور بتانے لگا۔

گڈ جاب! اس کو یہاں رکھ دو ایرک نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا اور تم جاؤ۔

ہمزہ فائیل رکھ کے جاچکا تھا۔ایرک فائیل کو دیکھتے کچھ سوچنے لگا۔

ایرک ملک لاہور کا مشہور بزنس مین تھا۔لوگوں میں کافی چرچا تھا ایرک کا۔

جہاں وہ بہت سنجیدہ کم گو تھا اتنا ہی حسین تھا۔ہر لڑکی کا کرش لیکن افسوس اس کا کرش کوئی نہیں تھی وہ ذرا لڑکیوں کے معاملے سے دور ہی رہتا تھا۔اس کی الگ ہی پرسینیلٹی تھی کہ جو ایک بار دیکھتا وہ مڑ کے ضرور دیکھتا تھا۔ماتھے پہ آئے بال اس کو مزید حسین بناتے تھے۔

لیکن کام کے معاملے میں وہ کافی سخت تھا۔کسی قسم کی غلطی وہ برداشت نہیں کرتا تھا۔

لاہور کی سڑکوں پہ گاڑی تیز رفتار سے دوڑ رہی تھی کے اچانک بریک لگی۔

کیا ہوا ہے؟ایرک نے پوچھا

سر اگے ٹریفک رکی ہوئی ہے میں دیکھ کے آتا ہوں۔

ڈرائیور گاڑی سے اتر کے جا چکا تھا۔ایرک سڑک پہ جو تماشہ ہو رہا تھا اسے بہت ہی ناگواری سے دیکھ رہا تھا کہ اسے اگنور کرنا مشکل لگا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ایرک بھی اس بھیڑ میں جا کے کھڑا ہو گیا۔

کچھ نہیں ہوا تم کام کرو جا کہ اپنا یہ بولنے والا کاشان تھا۔

براک ایک لڑکی سے لڑ رہا تھا وہ بھی اس لئے کہ اس کی وجہ سے وہ ریس ہار چکا تھا۔

براک اور کاشان نے بائیک ریس لگائی تھی۔اندھا دھند بائیک چلانے سے سامنے سے ایک لڑکی آ گئی اور براک کو بریک لگانی پڑی

اس لڑکی کا سامان بھی سڑک پر بکھرا پڑا تھا۔ غلطی براک کی تھی۔

لیکن وہ کہتے ہیں نا امیر باپ کا بگڑا بیٹا کبھی اپنی غلطی نہیں مانتا۔

چلو تم سوری بولو اس لڑکی کو۔

براک پہ جیسے یہ بات سن کے پہاڑ گر گیا ہو۔

او مسٹر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟ براک ایک دم بھڑک اٹھا۔

اس لڑکی کی غلطی ہے اس کی وجہ سے میں ریس بھی ہار گیا۔

اور تم کہہ رہے ہو میں اس لڑکی کو سوری بولوں۔

میں اپنی بات بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔میں نے جو کہا ہے وہ کرو۔

نہیں کروں گا۔براک بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔سارے لوگ ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔

وہ لڑکی بھی ڈری سہمی سی کھڑی تھی۔

ایرک نے اپنی گاڑی سے ہاکی نکالی۔اور براک کو مارنا شروع کر دیا۔

شرم نہیں آتی سڑک پہ کھڑے لڑکیوں سے لڑتے ہو۔

لڑکی کی عزت کرنا سیکھو۔ایرک ساتھ ساتھ مارے جا رہا تھا۔

اوکے اوکے میں سوری کرتا ہوں براک کافی زخمی ہو چکا تھا

اس نے سوری کی اس لڑکی سے اور وہاں سب کا راستہ جو روکا تھا اس کی بھی معافی مانگی۔

براک اور کاشان اپنی بائیک لے کے بھاگ چکے تھے۔

ایرک بھی آرام سے گاڑی میں آ کے بیٹھ گیا۔

***

اس سالے کو اس کی قیمت چکانی پڑے گی براک غصے سے ٹہل رہا تھا۔

اچھا یار تو اتنا غصہ مت کر مل کے سبق سکھائیں گیں اسے۔کاشان نے براک کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

تو بس دیکھ میں اس کے ساتھ کرتا کیا ہوں۔

ہاں یار ٹھیک ہے کر لینا تو نے جو کرنا۔ابھی چل واپس گھر بھی جانا ہے۔

ایسے باتیں کرتے ہی وہ دونوں اپنی بائیک پر سوار ہوئے اور گھر جانے کی سوچنے لگے **

کھانے میں کیا بنا ہے؟ زارا کالج سے آتے ساتھ پوچھنے لگی۔

اس کا کالج میں ابھی تیسرا سال تھا۔ دیکھنے میں ٹھیک ٹھاک ہی لگتی تھی، آیت جتنا

خوبصورت تو ان کے گھر میں کوئی بھی نہیں

تھا، سانولی رنگت، ماتھے پہ آئی بالوں کی کچھ لیٹیں وہ پیاری نہ ہو کہ بھی کافی اچھی لگتی

تھی۔

آلو گوشت بنایا ہے میں نے۔ آیت نے کھانا لگایا اور ساتھ بتانے لگی۔

ہاں ٹھیک ہے میں چینج کر کے آتی ہوں جلدی سے کھانا لگاؤ۔

آیت میٹرک کر کے ابھی فارغ ہی تھی تو گھر کے سارے کام وہی کرتی تھی۔

زارا چینج کر کے آ کہ کھانا کھانے لگی۔

آیت نے پہلے ابو کو کھانا دیا پھر خود ان کے ساتھ والی چیر پہ بیٹھ گئی۔

ابو وہ مجھے آپ سے اجازت چاہئے تھی۔ کھانا کھاتے آیت بولی۔

جی بیٹا کیسی اجازت؟

ابو وہ آپ کو تو پتا ہے نہ ابھی تک ہمارے سکول میں فیر ویل پارٹی نہیں ہوئی۔ تو اب سکول والوں نے لاہور جا کے پارٹی کرنے کا سوچا ہے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ابو اس کو بھیجنے کی۔ ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ زارا بیچ میں بولی۔

زارا آیت کو بولنے دیا کرو۔ تمہارا حق نہیں ہے اس کو اجازت دینا

ابھی میں زندہ ہوں۔ ابراہیم برہمی سے بولے۔

آیت اس سارے معاملے میں چپ ہی رہی۔

رہنے دیں ابو میں نہیں جاتی۔

وہ آیت کی دل کی کیفیت کو سمجھ چکے تھے۔ آیت بیٹا آپ جاؤ۔

جس دن کا بھی ٹرپ فائنل ہوتا ہے مجھے بتانا میں آپ کو سکول

چھوڑ آؤں گا۔

اوکے ابو جان اتنا کہہ کے اب وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

زارا اٹھ کے جانے لگی تو ابراہیم بولے۔

زارا بیٹا اپنے برتن تو اٹھا کے جاؤ۔ آیت سارے گھر کے کام کرتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں

آپ بلکل اسی پہ سب چھوڑ دو۔

ابھی وہ آپ سے چھوٹی ہے۔ ابراہیم کا اتنا کہنا ہی کافی تھا۔

زارا نے پھر کیچن سارا صاف کیا۔

رات کو زارا کو ابراہیم نے اپنے کمرے میں بلایا۔

جی ابو! آ جاؤں؟ زارا دروازے کے پاس کھڑی ہو کے پوچھنے لگی۔

ہاں بیٹا آ جاؤ۔

دیکھو بیٹا آیت آپ کی بہن ہے، آپ سے چھوٹی ہے۔ انسان کا مرنا پیدا ہونا، اس کی

قسمت، رزق سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

پھر آپ یہ کیوں سوچتی ہو کہ ہاجرہ بیگم آیت کی وجہ سے چل بسیں۔

میں ایسی تربیت تو نہیں کی آپ کی۔ پھر یہ سلوک کیوں؟؟

وہ سچ میں جاننا چاہتے تھے کہ اس سلوک کی کیا وجہ ہے؟ ان کا دل زخمی ہوتا تھا اپنی بیٹی کو

ایسے دیکھ کر۔ وہ بہت دکھ سے پوچھ رہے تھے۔ زارا مجھے بتاؤ کیا وجہ ہے؟

ابو میں کیا بتاؤں آپ کو؟

بس مجھے وہ پسند نہیں ہے۔آپ مانیں یا نہ مانیں امی کی موت کی وجہ وہی ہے اسی لیے

مجھے اور آپی کو اس سے نفرت ہے۔

ابراہیم نے دکھ بھری نگاہوں سے زارا کو دیکھا جو کہ یہ کہہ کے جا چکی تھی۔

ایک آنسو ان کی آنکھ سے گرا۔(یااللہ میری اولاد کو ہدایت عطا فرما)

ابو یہ لیں چائے پیئیں۔آیت چائے لے کے کمرے میں داخل ہوئ۔

میری پیاری سی گڑیا!آپ کو کیسے پتا؟کہ مجھے چائے کی طلب ہو رہی ہے۔

بس مجھے آپ کی ہر بات کا پتا ہوتا ہے کیونکہ میں آپ کے دل میں رہتی ہوں ناں اسی

لیے۔

ابراہیم اپنی معصوم سی بیٹی کو دیکھ کے مسکرا دیے!

ہاں جی میری گڑیا آپ تو میری لاڈلی اور فرماں بردار بیٹی ہو(اللہ آپ کے نصیب اچھے

کرے)امین

ابو جان!آیت کچھ سوچتی ہوئ بولی۔

جی!ابراہیم جانتے تھے وہ کیا پوچھنے والی ہے۔

ابو مجھے لگتا ہے اب کہ واقعی میں نے امی کو مارا ہے۔یہ کہتے وہ ہچکیوں سے رو دی۔

ابو میں ایک قاتل ہوں۔آپ مجھ سے پھر اتنا پیار کیوں کرتے ہیں؟

ابراہیم کا دل رو رہا تھا آیت کی ایسی باتوں سے، نہیں میری بچی آپ نے کچھ نہیں کیا۔آپ تو بہت معصوم ہو۔میری پیاری سی بیٹی ہو۔آپ لوگوں کی باتوں پہ دھیان نہ دیا کرو۔

ابراہیم نے آیت کا ماتھا چوما۔اسے حوصلہ دیا جب کہ شاید وہ خود حوصلہ ہار بیٹھے تھے۔

اچھا اب آپ جاؤ اور آرام سے جا کے سو جاؤ۔

اوکے ابو !

***

اسلام علیکم ماما !

ایرک کمرے سے باہر آکے بیٹھا۔جہاں اس کی ماما ناشتہ کر رہیں تھیں۔

وعلیکم سلام بیٹا!

آج سنڈے ہے پھر بھی جلدی اٹھ گئے وہ ٹائم دیکھتے پوچھنے لگیں۔

جی ماما بس آنکھ کھل گئی۔

ایرک کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا جب زینب نے اسے بلایا۔

کیا ہوا ہے بیٹا؟ پریشان لگ رہے ہو!

نہیں ماما کچھ نہیں میں بس سوچ رہا تھا کہ یہ امیر باپ کے بگڑے لڑکے کتنے گھٹیا ہوتے ہیں۔ایرک کل والا واقعہ یاد کر کے بولا۔

اچھا تم کیوں ہر ایک کے مسئلے میں کود پڑتے ہو؟

چھوڑو آرام سے ناشتہ کرو۔

ایرک ناشتہ کرنے لگا۔

ایرک ملک لاہور کا بزنس مین تھا جو کہ کافی مشہور تھا۔گھر میں بس اس کی ایک ماں تھی جن سے وہ بے حد پیار کرتا تھا۔باپ نے کافی عرصہ پہلے ہی اس کی ماں کو چھوڑ دیا تھا اور دوسری شادی کرلی تھی۔ جس کی وجہ سے ایرک کو اپنے باپ سے انتہائی نفرت تھی۔

وہ لوگ کافی امیر تھے اور رشتہ دار بس پیسوں کی وجہ سے ان سے بات چیت کرتے تھے اس لیے وہ خود اور اپنی ماں کو رشتہ داروں سے دور ہی رکھتا تھا۔

ایرک کی ماں نے کافی محنت کر کے اس کو اس مقام تک پہچایا تھا۔جس کی ایرک کو بہت قدر تھی،

یہی تھی بس ایرک کی چھوٹی سے فیملی!!!

یار چل آج ایک جگہ میلہ لگا ہوا ہے ادھر جاتے ہیں وہاں کافی لڑکیاں بھی ہوں گیں۔کاشان خوشی سے بولا۔

ہمم چلتے ہیں۔براک کی آنکھوں کی چمک بھی بڑھ گئ۔

کاشان اور براک بچپن کے دوست تھے اور دونوں امیر باپ کے بگڑے ہوئے لڑکے تھے۔

ہر براکام یہ بڑے شوق سے سرانجام دیتے تھے گویا وہ کام بنا ہی ان کے ل ئے ہو۔

شراب،جوا،لڑکیاں خریدنا یہ سب ان دونوں کے ل ئے عام تھا۔

ان کے والدین بھی انہی کی طرح سوچ رکھتے تھے۔

براک دیکھنے میں کافی ڈیسنٹ لگتا تھا شکل سے بھی بہت خوبصورت تھا،سرمئ آنکھیں اس کو مزید پر کشش بناتی تھیں۔البتہ اس کا حلیہ بگڑا ہی رہتا تھا۔

گلے میں لٹکی چین،کانوں میں ٹاپس۔

وہ دونوں دوست ہی آوارہ تھے۔

اب وہ دونوں رات کو میلے میں جانے کی تیاری کرنے لگے۔

**

ہائے حسینا!

کاشان ایک لڑکی کے پاس گیا اور اس کو بلایا۔

تمہاری خوبصورتی تو میری جان لے لے گی۔ کاشان مزید فلٹی ہوا۔

وہ لڑکی بس اس بے شرم لڑکے کو دیکھے جا رہی تھی۔

کاشان جب اس لڑکی کا ہاتھ پکڑنے لگا تو وہ لڑکی پیچھے ہوئی۔

اور ایک زوردار تھپڑ کاشان کے منہ پہ مارا کاشان اس تھپڑ کے لئے تیار نہیں تھا تو فوراً اپنی جگہ

سے پیچھے ہوا۔

ہاں بھئی کیا مسئلہ ہے؟

وہاں ایک لڑکا آیا۔ وہ لڑکی کے ساتھ تھا۔

بھائی یہ مجھے چھیڑ رہا تھا۔ لڑکی نے اپنے بھائی کو بتایا۔

اتنی دیر میں وہاں براک بھی پہنچا جو کہ کچھ کھانے کے لئے لینے گیا

ہوا تھا شور سن کے کاشان کے پاس آیا۔

کاشان یار تجھے کیا پڑی تھی ایسی لڑکی سے بات کرنے کی جس کا بھائی بھی ساتھ تھا۔

براک نے کاشان کو آنکھیں دکھائیں۔

میں اس کی طرف سے معذرت کرتا ہوں بھائی آپ سے۔

براک اس لڑکے کو غصے میں دیکھ کے فوراً بولا۔

نہیں بیٹا تو نے بہت دیر کر دی ہے۔ یہ کہتے ہی اس نے کاشان کے منہ پہ مکا مارا۔ جس سے اس کا ناک سے خون بہنے لگا۔

سب لوگ انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

کاشان کو کافی مارنے کے بعد وہ لڑکا رکا۔

کاشان کراہ رہا تھا۔ جگہ جگہ سے زخمی ہو چکا تھا۔

ائندہ کسی بھی لڑکی کو چھیڑنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔

آج تو تو بچ گیا۔ ائندہ جان سے مار دوں گا۔ سمجھے؟

اتنا کہہ کے وہ لڑکا اپنی بہن کو لے کے وہاں سے چلا گیا۔

براک نے بھی کاشان کو سہارا دیا اور اسے باہر لے کے چلا گیا۔

اب وہ دونوں باہر کسی ہوٹل میں جا کے بیٹھے۔

یار تو پاگل ہے؟ جہاں لڑکی دیکھتا ہے شروع ہو جاتا ہے۔ براک کو کاشان پہ بہت غصہ آ رہا تھا۔

مجھے کیا پتا تھا اس کا بھائی بھی ساتھ ہو گا میں نے تو بس اس کو سلام کیا تھا۔ کاشان معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتا ہوا بولا۔

ہاں وہ تیری چچی کی بیٹی تھی ناں جو تو سلام کرنے پہنچ گیا۔

اور پتا ہے مجھے تم نے جو سلام کیا اس کو۔

اچھا نا یار چھوڑ ایک تو میں اتنا زخمی ہوا ہوں اور تو مجھے ہی باتیں سنا رہا ہے۔

اچھا تو ادھر بیٹھ میں تیرے لئے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔ براک کاشان کے لئے جوس وغیرہ لینے چلا گیا۔

***

ابو میری آیت سے بات کروائیں۔ کافی دن ہو گئے اس سے بات نہیں ہوئی۔

فہد کی کال آئی ہوئی تھی وہ جب بھی کال کرتا تھا آیت سے ضرور بات کرتا تھا۔

آیت میری بچی ادھر آؤ یہ فہد سے بات کرو۔

جی اسلام علیکم بھائی!

وعلیکم سلام میری پیاری بہن! کیسی ہو؟ اچھا بتاؤ تمہارے لئے کیا لے کے آؤں؟

پرسوں آ رہا ہوں میں۔ آیت یہ بات سن کر ہی خوش ہو گئی۔ سچ بھائی آپ آ رہے ہیں؟

ہاں ناں تم بتاؤ کیا لے کے آؤں تمہارے لئے؟

چاکلیٹ لے آیئے گا وہ بھی زیادہ سی۔

فہد نے اس کی بچوں والی فرمائش سن کر قہقہہ لگایا۔

کیا یار تم بھی باقیوں کی طرح میک اپ، جیولری منگوایا کرو ناں۔ نہیں بھائی مجھے اتنا شوق نہیں تو۔

آپ وہی لے آنا۔ آیت ابھی بول ہی رہی تھی کہ زارا نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

زارا یہ کیا بد تمیزی ہے؟ ابراہیم غصے سے بولے۔

فہد نے بھی ڈانٹا زارا تم پہلے اسے تو بات کرنے دو۔ ایسے اس کے

ہاتھ سے فون کیوں لیا؟

زارا شرمندہ ہونے کے بجائے غصے سے بولی۔

بس کرو فہد! تمہیں اور ابو کو آیت کے علاوہ کوئی نظر ہی نہیں آتا۔

آیت روتے ہوئے خاموشی سے اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

زارا ایسی بات نہیں ہے۔ فہد بے بسی سے بولا۔

تم کیوں نہیں سمجھتی؟ بس وہ ہم سب سے چھوٹی ہے ہم سب کو ماں کا پیار ملا ہے اس کو نہیں۔ بس

اس لیے اس کا زیادہ خیال رکھتے ابو!

لیکن وہ زارا ہی کیا جو کسی کی سن لے۔ بغیر کچھ کہے وہ فون بند کر چکی تھی۔

ابراہیم بس دیکھتے رہ گئے۔ انہیں اب اس مسئلے کا حل نکالنا تھا۔

وہ آیت کو ایسے ڈرتے، روتے زندگی گزارنے

نہیں دے سکتے تھے۔

کیوں امی؟ کیوں آپ خود چلی گئیں اور مجھے چھوڑ گئیں۔ مجھے بھی ساتھ لے جاتیں ناں، میں یہ

درد کیسے برداشت کروں۔

کافی رونے کے بعد اسے یاد آیا مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

کچھ بھی تھا وہ نماز نہیں چھوڑتی تھی۔

وضو کر کے وہ نماز کے لئے کھڑی ہوئی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد قرآن کھولا۔ تو پھوٹ

پھوٹ کے رودی۔ روتے روتے اس کے سامنے ایک آیت آئی۔

" اے اداس روح مسکراؤ تمہارا رب تم سے پیار کرتا ہے "

وہ یہ آیت پڑھ کے مزید رونے لگی۔

قرآن سے فارغ ہونے کے بعد جب اس کا دل تھوڑا ہلکا ہوا تو آٹھ

کے باہر چلی گئی۔

آیت!

آیت!

ابراہیم آیت کو آوازیں دے رہے تھے۔

جی ابو کہیے۔

بیٹا کل تمہارا ٹرپ ہے تم نے تیاری کر لی؟

نہیں ابو؟

کیوں بیٹا؟ آپ کو جانا چاہیے۔ آپ تیاری کرو۔ ابراہیم سمجھ رہے تھے وہ کیوں منع کر رہی ہے لیکن

وہ اس کو ایسے اداس نہیں دیکھ سکتے تھے۔

میرا دل نہیں چاہ رہا ابو! آیت اداسی سے بولی۔

میری پیاری گڑیا! دل ہو یا نہ ہو آپ نے پھر بھی جانا ہے۔

اب مجھے مزید کچھ نہیں سننا

آیت ابراہیم کے گلے لگ گ شکریہ !

آپ دنیا کے بیسٹ بابا ہیں۔ آیت خوشی سے بولی۔

اور میری آیت دنیا کی بیسٹ بیٹی ہے۔

ایسے باتیں کرتے ہی وہ دونوں ہسنے لگے!

لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ ان کی خوشیوں کو نظر لگنے والی ہے،ان کی آیت ہمیشہ کے ل ئے ان

سے دور ہونے والی ہے

آرام سے جاؤ بیٹا!

ابراہیم نے آیت کو سکول کے سامنے اتارا

اوکے ابو۔وہ جانے لگی تو ابراہیم نے روکا۔آیت بیٹا!

جی ابو۔یہ کچھ پیسے رکھ لو ضرورت پڑھ سکتی ہے۔

شکریہ ابو۔یہ کہہ کے وہ بس میں بیٹھ چکی تھی۔

یارا اتنی دیر کردی تم نے مریم جو کہ آیت کی بیسٹ فرینڈ تھی کہنے لگی۔

نہیں بس وہ ٹریفک ہی بہت تھا۔

اچھا اب جلدی سے بیٹھ جاؤ۔

مریم اور آیت تین سال سے دوست تھیں۔دونوں کی دوستی کی مثال پورا اسکول دیتا تھا۔اور دونوں ہی کافی سلجھی ہوئیں اور ہر ٹیچر کی فیورٹ تھیں۔

"جینے لگا ہوں،

پہلے سے زیادہ،

پہلے سے زیادہ تم پہ مرنے لگا ہوں،،

بس میں اونچی آواز سے لڑکیوں نے گانے لگائے ہوئے تھے،،ساتھ ساتھ وہ خود بھی گنگنا رہیں تھیں۔

سفر ایسے ہی خوشی سے کٹتا رہا،اچانک آیت کے فون کی بیل بجی۔

جی ابو اسلام علیکم !

وعلیکم سلام بیٹا ! ! سفر کیسا جا رہا ہے میری گڑیا کا؟

بہت اچھا ابو۔ ابراہیم آیت کے لہجے سے اس کی خوشی جان گ ئے۔

انہیں بھی تسلی ہوئی کہ آیت خوش ہے۔

پھر باپ تو اپنی بیٹی کی خوشی دیکھ کے دنیا کے سارے غم بھول جاتا ہے۔

او کے ابو ہم پہنچ گ ئے، میں بعد میں آپ سے بات کرتی ہوں، یہ کہہ کے آیت فون رکھ چکی تھی۔

تین، چار گھنٹے کے بعد وہ لاہور ایک ہوٹل کے سامنے رکے۔

سب لڑکیاں اپنا سامان اتار کے باہر رکھنے لگیں۔ آیت نے بھی اپنا بیگ نیچے رکھا، پھر جیسے ہی وہ بیگ اٹھانے لگی کسی کی آواز آئی۔ میں ہیلپ کر دیتا ہوں؟

آیت نے نظریں آٹھا کے براک کو دیکھا۔

نظروں سے نظریں ملیں اور آیت اپنا آپ بھول گئی۔

اسے لگا وہ اب کبھی ان نظروں کے حصار سے باہر نہیں نکل سکے گی۔

ہیلو مس ! براک نے پھر پکارا۔

آیت فوراً سمبھلی،،

یہ کیا ہوا؟ لو ہو گیا آغاز داستانِ قلب کا۔۔۔

کیا میں آپ کی ہیلپ کر سکتا ہوں؟

جی آیت بامشکل بول پائی۔

آیت مریم نے پکارا، کیا ہوا ہے تمہیں؟ پسینے کیوں آرہے ہیں تمہیں؟

بس گرمی ہے بہت اس لئے شاید طبیعت خراب ہو رہی ہے۔

براک آیت کو کافی غور سے دیکھ رہا تھا اور کچھ سوچ رہا تھا۔

جب بھاگتا کاشان براک کے پاس آیا،

کیا سوچ رہا ہے بھائی؟ کاشان براک کو دیکھتے ہوئے بولا۔

مجھے محبت ہو گئی ہے کاشان۔

یہ سننے کی دیر تھی کے کاشان کا قہقہہ بلند ہوا کہ وہاں سے گزرنے والے لوگ کاشان کو مڑ کے دیکھنے لگے۔

کیااااا بھائی؟ محبت اور وہ بھی آپ کو؟ وہ پھر سے ہنسا جب براک نے اس کے پیٹ پہ مکا مارا۔

سوری بھائی لیکن آپ کو روز ہی محبت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے با ہنسی آ گئی،،

ابے نہیں یار اس بار اصلی والی محبت ہو گئی ہے۔ دیکھ میرے دل کی دھڑکن کتنی تیزی سے دھڑک رہی ہے۔

براک نے کاشان کا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھا۔

دھڑک تو رہا ہے۔اچھا بھائی کون ہے وہ خوش نصیب جس سے آپ کو اصلی والی محبت ہو گئی ہے؟

آیت براک اس کا نام لے کے مسکرایا۔

واہ نام تو بہت اچھا ہے۔کاشان سچ میں سراہے بغیر نہ رہ سکا۔

اب مجھے کسی طرح اس سے بات کرنی ہے، براک سوچ ہی رہا تھا کہ سامنے سے آیت اور اس کی دوست مریم ہوٹل سے باہر آتی دیکھائی دیں۔

لاہور میں ان کا ایک رات کا stay تھا۔مریم اور آیت باہر تھوڑا گھومنے کے لیے نکلیں۔پارٹی کا وقت شام سات بجے کا رکھا گیا تھا اور ابھی چار بج رہے تھے ان کے پاس بہت وقت تھا اس لیے مریم نے سوچا باہر گھومنگ جاتے ہیں۔تو وہ آیت کو بھی اپنے ساتھ ہی لے آئی۔

آیت نے white کلر کی پاؤں تک آتی فراک پہن رکھی تھی۔میک اپ بس برائے نام تھا پھر بھی وہ وہاں مجود ہر لڑکی سے پیاری لگ رہی تھی۔

باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک بڑی سی چادر سے خود کو اچھی طرح کور کیا ہوا تھا کے بس اس کی آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں۔

بھوک بہت شدید لگی ہے یار۔مریم پیٹ پہ ہاتھ مارتے بولی۔

پھر چلو وہ گول گپے کھاتے ہیں۔آیت گول گپے دیکھ کے خوشی سے بولی۔

ہاں چلو !

وہ دونوں گول گپے والے کے پاس گئیں اور order دے کہ ساتھ رکھی کرسیوں پہ بیٹھ گئیں کہ اچانک ہی آیت کی نظر اپنی طرف آتے براک پر پڑی۔

دل اتنا تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ آیت کو لگا کہیں وہ اس کی اتنی تیز دھڑکن سن کر ہسنے ہی نہ لگ جائے، اس نے تھوڑا خود پہ قابو پایا۔

اسلام علیکم! براک نے ان کے پاس آکے ان کو سلام کیا۔

وعلیکم سلام مریم خوشدلی سے بولی، جبکہ آیت چپ ہی رہی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

یہ آپ کی دوست گونگی ہیں کیا؟ براک نے شرارت سے پوچھا۔

مریم ہسنے لگی ارے نہیں آیت بس سب کے سامنے نہیں بولتی۔

سب کے سامنے یا بس میرے سامنے۔ براک آیت کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

ہیلو مس آیت! براک نے پھر بلایا۔

جی۔بس ایک لفظی جواب۔

کیسی ہیں آپ؟ براک نے گفتگو کا آغاز کرنا چاہا۔

ٹھیک! پھر ایک لفظی جواب۔

مجھے لگ رہا ہے میں اس ملاقات کو کبھی نہیں بھولوں گا!

یہ کہتے ہی براک وہاں سے چلا گیا۔

آیت بس اسے جاتے دیکھتی رہی۔

"تم جا رہے ہو اور میں کتنی بے بس ہوں روک بھی نہ سکی"

آیت کیا ہوا ہے تمہیں؟ مریم تشویشی نظروں سے پوچھنے لگی۔

ایسی تو نہیں تھی تم، تم تو بہت بولنے والی لڑکی ہو۔

ہاں بس ان کے سامنے بس میں کچھ بول ہی نہیں پائی۔

ان کے؟ مریم نے دہرایا۔

اچھا جی تو وہ براک جی ان کے کب سے ہو گئے؟ مریم نے قہقہ لگایا۔

براک؟ آیت نے نام دہرایا۔

ہاں وہی نہ جو ابھی ادھر سے اٹھ کے گیا ہے۔ اس کا نام براک ہی ہے۔

باتوں کے دوران گول گپے بھی آ گئے۔

دونوں نے جلدی سے گول گپے کھائے اور واپس جانے لگیں۔

سر وہ میری leave آپ نے ابھی تک accept نہیں کی؟

فہد ایرک کے پاس آ کے بولا۔

Leave کس لئے؟

جی سر کافی ٹائم ہو گیا ہے میں گھر نہیں گیا اور میں نے اوور ٹائم بھی تو اسی لئے کیا تھا ناں کہ آپ مجھے ایک ہفتہ کی چھٹی دیں گیں۔

ہمم مطلب کام کے بدلے اپنا فائدہ ڈھونڈ رہے تھے۔ ایرک سنجیدگی سے بولا۔

نہیں سر فہد خاموش ہو گیا۔

میں نے تمہاری چھٹی accept کر لی ہے۔

ThankYou sir!

فہد خوشی سے بولا۔

اب تم جا سکتے ہو۔

فہد جلدی سے آفس سے نکل کر گھر جانے کی تیاری کرنے لگا ابھی اسے آیت کے لئے چیزیں بھی خریدنی تھیں۔

ایرک کو اپنی کمپنی میں سب سے زیادہ کام فہد کا ہی پسند تھا۔ وہ کبھی کسی کو بلا وجہ چھٹی نہیں دیتا تھا۔ لیکن فہد کافی محنتی تھا اسی لئے ایرک نے اسے آرام سے چھٹی دے دی۔

*

کیسے ہو؟ زرنش اس کے گلے میں بازو ڈالتے بولی۔

تم، تم یہاں کب آئی؟ اور ہاتھ پیچھے کرو اپنے مجھ سے دور رہ کے بات کیا کرو ایرک نے غصے سے زرنش کے ہاتھ جھٹکے۔

شرم نہیں آتی تمہیں؟ ایسے ایک نامحرم کے ساتھ اتنا فری ہوتے ہوئے۔

نامحرم کدھر تم میری خالہ کے بیٹے ہو اور بہت جلدی husband بھی بن جاؤ گے۔

خوش فہمیاں بہت ہیں آپ کو۔ان کو کم کرنا سیکھیں۔یہ کہتے ہی ایرک وہاں سے چلا گیا۔کیونکہ وہ مزید زرنش کی بکواس نہیں سن سکتا تھا۔

ماما!

ماما ایرک زینب کو آوازیں دینے لگا۔

کیچن میں ہوں ایرک یہیں آ جاؤ۔

ماما یہ زرنش یہاں کیوں۔۔اگلے الفاظ ایرک کے منہ میں ہی رہ گئے۔

جب سامنے اپنی خالہ کو دیکھا۔اوشکر ہے ایرک تم بھی آگئے۔

خدیجہ آٹھ کے ایرک کے گلے لگی۔

یہاں بیٹھو ایرک،،زرنش بھی کب سے بور ہو رہی تھی۔اچھا کیا تم جلدی آگئے۔

ایرک نے زینب کو گھورا،،جواب میں زینب نے بھی آنکھیں دکھائیں۔

کہ اب چپ کر کے یہیں بیٹھو اور پیار سے بات کرو۔

زرنش نے کھانا لگایا اور سب کو آ کے بتایا۔

آپ لوگ کھاؤ میں آفس سے کھا آیا ہوں۔ایرک اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"تم ہی ہو

میری عاشقی اب تم ہی ہو"

پارٹی اپنے عروج پر تھی۔ڈیک میں گانے لگائے گ ۓ تھے۔ڈیکوریشن بھی بہت اچھی کی تھی جیسے شادی ہال ہو۔

آیت نے red کلر کی میکسی پہنی تھی جو کہ فل کام والی تھی۔

واہ آیت ابھی اگر اس خالت میں تمہیں براک دیکھ لے ناوہ تو ہوش ہی گنوا بیٹھے۔مریم بولی۔

تم بھی نہ کچھ بھی بولتی ہو۔وہ کیوں مجھے دیکھنے لگا اور مجھے بھی وہ کونسا پسند ہے۔

آیت تم نہ تین سال سے میرے ساتھ ہو میں تمہیں تم سے زیادہ جانتی ہوں۔جیسے تم براک کے نام پہ بلش کرتی ہو نہ کوئ پاگل بھی سمجھ جائے کہ آیت کو براک سے محبت ہو گئ ہے۔

اچھا ابھی تم تو اہستہ بولو۔آیت نے مریم کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔پھر دونوں ہسنے لگیں۔

اس محبت کا انجام کیا ہو گا؟ کیا وہ بھی مجھ سے محبت کرتے ہوں گیں؟ اگر میں انہیں پسند ہی نہ آئ تو؟ کیا ہماری شادی ہو گی؟؟

افففف اتنے سوال آیت دل میں ہی سوچ رہی تھی بس۔۔!

پتا نہیں اگے کیا ہونے والا ہے اب؟

پارٹی بہت اچھی ہو گئ ابو، آیت ابراہیم کو کال پہ بتا رہی تھی۔

اب ہم بس گھر کے ل ۓ نکلنے لگے ہیں وہ سامان باہر نکال رہی تھی ساتھ ساتھ بات بھی کر رہی تھی۔

او کے ابو بعد میں بات ہوتی ہے۔

ناجانے دل اداس کیوں ہو رہا تھا یہاں سے جانے میں جبکہ میں تو کبھی گھر سے باہر رہنے کی عادی نہیں ہوں، میرا دل ڈوب رہا ہے ایسے جیسے میں اپنی بہت قیمتی چیز یہاں چھوڑ کر جا رہی ہوں۔

وہ اداسی سے آرام آرام سے چل ہی رہی تھی کہ پیچھے سے کسی نے اس کا پکارا۔

اس آواز سے دل اتنا تیزی سے دھڑکا کہ آیت تو اپنے دل کا شور سن کے ہی ڈر گئی۔

آیت !

اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو سامنے براک کھڑا تھا۔دل کو عجیب سا سکون ملا۔

شاید محبت اسے ہی کہتے ہیں کہ وہ شخص آپ کے آس پاس ہو تو سکون ملتا ہے نہ ہو تو عجیب سی بے چینی رہتی ہے۔

براک بھاگ کے آیت کے پاس آیا۔

تم جا رہی ہو؟ براک نے مایوسی سے پوچھا۔

جی! آیت نے جواب دینا ضروری سمجھا۔

کیوں آپ کو مجھ سے کچھ کہنا ہے؟ یہ بولتے ہی آیت کا دل کیا وہ اپنے دل کی بات بتا دے کہ اس کے دل میں میرے لئے کیا ہے؟

وہ میں نے کہنا تھا کہ۔۔ براک رکا۔غور سے آیت کی آنکھیں دیکھنے لگا۔

تمہاری یہ آنکھیں real ہیں کیا؟

آیت کو اس جیسے بے تکے سوال کی براک سے امید نہیں تھی۔

نہیں پلاسٹک کی ہیں۔آیت بھی جل کے بولی۔

براک کا قہقہہ بلند ہوا۔

آیت نے اسے پہلی بار ایسے ہستے دیکھا تھا۔شاید وہ اس دنیا کا حسین شہزادہ ہے یاں شاید میں نے اس کے علاوہ کبھی کسی کو اتنا غور سے دیکھا نہیں۔آیت بس دیکھتی ہی رہ گئ۔

تم واپس آؤ گی؟براک نے امید سے پوچھا۔آیت نے دیکھا اس کی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک تھی۔

کیوں میں واپس کیوں آؤں؟

تمہیں آنا پڑے گا آیت۔براک یقین سے بولا۔

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں۔ہو سکتا ہے میں کبھی نہ آؤں۔

کیونکہ تم میرا دل لے کے جا رہی ہو۔۔

آیت کو لگا جیسے اس پہ محبت کی بارش کر دی گئ ہے،، مطلب وہ محبت میں کامیاب ہو چکی ہے۔خوشی کی انتہا تھی جو اس وقت آیت کو محسوس ہو رہی تھی۔

آیت شرمانے لگی اور فوراً بس میں چڑھ گئ۔

میں تمہارا انتظار کروں گا آیت،براک اونچی آواز سے بولا۔

میں اس انتظار کی احسان مند رہوں گی۔آیت بھی اونچی آواز سے بولی۔اب بس جا چکی تھی۔

براک بھی کاشان کے پاس چلا گیا۔

**

آیت نہیں آئی ابوا بھی تک؟ فہد صبح کا گھر آیا ہوا تھا اور آیت کا انتظار کر رہا تھا۔

آنے والی ہے بس۔ابراہیم بولے۔

ماموں آپ میرے لئے کیا لائے ہو؟ یہ بولنے والا مہک کا چار سالہ بیٹا آیان تھا جو کہ فہد سے بہت کلوز تھا۔

آپ کے لئے میں بہت سی چاکلیٹ لایا ہوں، کھلونے لایا ہوں۔

ابو کیا ضرورت تھی آپ کو آیت کو بھیجنے کی مہک باہر آ کے بولی۔

کیوں تم دونوں کو کیا مسئلہ ہو رہا ہے؟ تم دونوں بھی تو ہر ٹرپ ہر پارٹی پہ جاتی تھی۔فہد بے زاری سے بولا۔

ایک بات میری سب کان کھول کے سن لو۔مہک اور زارا میں ابھی زندہ ہوں اور آیت میری بیٹی ہے میں جہاں چاہوں جب چاہوں اس کو کہیں بھی بھیج سکتا ہوں۔

تم دونوں تو اس کی جان کی دشمن ہی ہو گئی ہو اب بلکل میں اس طرح کا رویہ تم دونوں کا آیت کے ساتھ برداشت نہیں کروں گا۔

ابراہیم واقعی ان دونوں کے اس رویہ سے تنگ آ چکے تھے۔

اوراسی وجہ سے وہ ایک بہت بڑا فیصلہ بھی کر چکے تھے جو کہ بس آیت کو بتانا ضروری تھا اور وہ جانتے تھے آیت کے لئے یہی صیح ہے۔

مہک اور زارا چپ کر کے اپنے کمرے میں جا چکی تھیں۔

ابو میں آیت کو لے کے آتا ہوں وہ بس سٹاپ پہ پہنچ چکی ہے۔ فہد بھی بائیک لے کے نکل گیا۔

**

کیا ضرورت تھی ماما آپ کو خالہ کو کھانے پہ روکنے کی؟ ایرک شدید غصے میں تھا۔

ایرک اب میں کیا کرتی وہ آگئیں تھیں تو گھر سے باہر تو نہیں نکال سکتی تھی ناں!

اور یہ آپ کی بانجھی کیا سمجھتی ہے خود کو؟ اس کو اچھے سے سمجھا دیں جو وہ سوچ رہی ہے ویسا میں کبھی نہیں کروں گا۔

تمہاری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا، زینب نے ایرک کو ریلکس کرنے کی کوشش کی۔

اوکے اب نیچے آؤ کھانا کھاؤ میرے ساتھ آ کے۔

آپ چلیں میں آرہا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کھانے کی ٹیبل پہ بیٹھے تھے۔

ایرک؟

جی ماما

کیا تمہیں کوئی پسند ہے؟

ایرک سنجیدگی سے زینب کو دیکھنے لگا۔

نہیں ماما آپ کو پتا ہے میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔

جب کوئی پسند آئی تو آپ کو ہی بتاؤں گا ناں۔

ہمممم زینب اب خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

**

کیسی ہو میری گڑیا؟ فہد آیت کو دیکھتے ساتھ بولا۔

اوووبھائی آپ؟ آیت بھاگ کے فہد کے گلے لگ گئی۔

دور کھڑی آنکھوں کو یہ منظر بہت ناگوار لگا۔

میں ٹھیک! آپ کیسے ہیں؟ آیت خوشی سے فہد کو دیکھنے لگی۔

ناں پوچھو بس صبح سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں اور اکیس سال سے اپنی دلہن کا فہد دکھ بھری آواز میں بولا۔

بھائی آپ کو شادی کی بہت جلدی سوچ رہی ہوں اب آپ کی شادی کروا ہی دوں۔

میری پیاری سی بہن تمہیں کتنا خیال ہے میرا یہ بات ذرا ابو کو بھی سمجھاؤ ناں۔

جی اوکے سمجھادوں گی۔ آیت اپنے ڈرامے باز بھائی کو دیکھ کے ہسنے لگی اور پھر براک کی سوچوں میں ڈوب گئی۔

آیت گھر آئی سب سے ملی لیکن مہک اور زارا نے اس کے سلام کا جواب تک نہ دیا۔

پھر سب کھانا کھانے لگے، آیت کھانا کھا کے تم میرے کمرے میں آؤ مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔

جی ابو اوکے !

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے اور آیت ابراہیم کے پاس چلی گئی۔

کیسا رہا آپ کا ٹرپ میرے بچے ؟ ابراہیم پوچھنے لگے۔

آیت کی سوچوں میں ایک بار پھر براک آگیا لیکن فوراً سے جھٹک کے بولی۔ بہت اچھا ابو، بہت مزہ آیا ابو !

آیت کو اتنا خوش دیکھ کے ابراہیم پر سکون تھے۔

بیٹا دیکھو مجھے غلط نہ سمجھنا۔ میں تمہارا کبھی برا نہیں سوچ سکتا۔ میں چاہتا ہوں تم خوش رہو، کسی سے ڈر کے نہ رہو۔

آیت کو اس ساری بات کا مطلب تو سمجھ نہیں آیا لیکن خاموشی سے سنتی رہی۔

آیت پتا نہیں میری یہ چلتی سانسیں کب بند ہو جائیں۔

ابو ایسے تو نہ کہیں کیا ہوا ہے؟

میرے جانے کے بعد تمہاری بہنیں تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کریں گیں تب انہیں کوئ پوچھنے والا بھی نہیں ہو گا تو میں چاہتا ہوں تم جلدی سے اپنے گھر کی ہو جاؤ، تاکے میرے بعد بھی تمہارے پیچھے کسی کے ہاتھ ہوں تمہیں بچانے کے لئے، تمہیں حوصلہ دینے کے لئے۔ آیت میں چاہتا ہوں جلدی سے میں تمہاری شادی کر دوں۔

آیت کو لگا جیسے کسی نے کھولتا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں ڈال دیا ہو۔ اتنی تکلیف تو انیس سالوں میں کبھی نہیں ہوئ تھی جتنی اب ہو رہی تھی۔

تکلیف؟ تکلیف شاید چھوٹا لفظ ہے۔

آیت کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے وہ نا چاہتے ہوئے بھی رونے لگی۔

آیت کیا ہوا ہے؟ ابراہیم پریشان ہوئے۔

تم ایسے رونے کیوں لگ گئ؟

ابو، ابو مجھے ابھی شادی نہیں کرنی ابو۔

بیٹا لڑکا ایک بار دیکھ تو لو۔ پسند نہ آیا تو منع کر دینا۔

کیا میں کسی اور کو اپنا آپ دے سکتی ہوں؟ کیا میرے وجود پہ کوئ اور راج کر سکتا ہے؟

نہیں اللہ جی پلیز یہ اذیت نہیں، یہ سوچ ہی جان لینے کے لیے کافی تھی کہ براک کے علاوہ کوئی اور کیسے ہو سکتا ہے اور،

اور اس نے تو کہا تھا وہ میرا انتظار کرے گا پھر یہ سب کیوں اللہ جی؟؟؟

آیت میری پیاری سی بچی۔ابراہیم نے آیت کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

لڑکا بہت اچھا ہے۔میں نے ان کو ہاں کر دی ہے اور مجھے یقین ہے تم وہاں بہت خوش رہو گی۔

لڑکا بہت اچھا ہے۔۔۔میں تمہارا انتظار کروں گا۔۔۔تم وہاں خوش رہو گی۔۔تمہیں واپس ضرور آنا ہو گا آیت میرا دل تمہارے پاس ہے۔۔۔میں نے ان کو ہاں کر دی ہے۔۔

براک اور ابراہیم کی آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہیں تھیں۔

پھر مزید رونے لگی۔

ابراہیم اب صحیح معنوں میں پریشان ہوئے انہوں نے آیت کو تو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا۔کیا لاہور میں کچھ ہوا؟وہ سوچ رہے تھے۔

آیت کیا تمہیں کوئی اور پسند ہے؟؟

نظروں کے سامنے پھر براک کا چہرہ آیا۔

بتاؤ بیٹا۔ابراہیم نے پیار سے پوچھا۔

نہیں ابو بس امی کی یاد آگئی تھی۔

ابراہیم تھوڑے پر سکون ہوئے۔اچھابیٹا یہ تصویر رکھ کے جارہاہوں دیکھ لینا۔

جی ابو۔وہ خود پہ قابو پاتے بولی اور اپنے کمرے میں آگئ۔

اب ایک ہی راستہ بچا تھا کہ وہ اپنے اللہ سے براک کو مانگتی۔

وہ اٹھی وضو کیا اور عشاء کی نماز کے لئے کھڑی ہو گئ۔

سجدے میں جاتے ہی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی،اللہ جی پلیز میرے نصیب میں براک کو لکھ دیں۔وہ دعامانگ ہی رہی تھی کہ فون پہ بیل بجی۔لیکن آیت کو کہاں ہوش تھا۔وہ دعامیں مگن رہی۔

فون بج بج کی بند ہو چکا تھا۔

اللہ جی میرے ساتھ پلیز یہ ظلم نہ کریں پلیز اللہ جی۔فون ایک بار پھر سے بجنا شروع ہو گیا۔

فون کے دوسری طرف والے میں شاید صبر نام کی چیز ہی نہیں تھی۔آیت اس بار جھنجھلائ اور بغیر دیکھے فون کان سے لگایا۔

ہاں کیا مسئلہ ہے؟صبر نام کی چیز نہیں ہے؟اگر ایک بار بندی نے فون نہیں اٹھایا تو سمجھ جاؤ وہ بزی ہے۔آیت بولے چلے جارہی تھی۔جب احساس ہوا کہ اگلا بلکل خاموش ہے۔

رو رہی تھی؟اگلے نے کافی تحمل مزاجی سے پوچھا۔

یہ آواز؟اس آواز نے تو اس کی دنیا بدل دی تھی یہ آواز وہ کیسے نہ پہچانتی۔

آپ؟آیت شرمندگی سے بولی کیونکہ جو کچھ وہ اس کو سنا چکی تھی اس کے بعد شرمندہ ہونا ہی بنتا تھا۔

جی زہے نصیب میں ہی ہوں۔ براک خوشی سے بولا۔

آپ کو میرا نمبر کیسے ملا؟آیت رونا بھول چکی تھی۔

پہلے یہ بتاؤ رو کیوں رہی تھی؟ براک نے پھر پوچھا۔

وہ ابو نے میرا رشتہ کر دیا ہے، آیت کو پھر سے رونا آیا۔

تو اس میں رونے والی کون سی بات ہے پاگل لڑکی؟

کیونکہ مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی۔ آیت فوراً بولی۔

مجھ سے بھی نہیں۔۔؟ براک کے یک دم ایسے سوال پہ وہ چپ ہو گئ۔

آپ کو کیسے بتاؤں یہ رونا آپ کے لئے ہی تو ہے مجھے آپ کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کرنی۔

آیت نے بس سوچا لیکن بولی نہیں۔

بتاؤ ناں آیت مجھ سے بھی شادی نہیں کرنی۔ براک نے پھر پوچھا۔

آپ کیا سننا چاہتے ہیں؟اس شخص کی باتوں میں ایک الگ ہی سکون تھا۔آیت کا دل کیا یہ وقت یہیں رک جائے بس۔

وہی جو تم کہنا نہیں چاہتی۔ براک مصنوعی ناراضگی سے بولا۔

اچھا بتاؤ تم نے لڑکے کی پک دیکھی ہے؟ براک نے بات چینج کی۔

نہیں۔ایک لفظی جواب

کیوں؟

بس نہیں دیکھنی،

ارے کیوں؟اپنے ہونے والے دولہے کو نہیں دیکھو گی؟

نہیں!آیت غصے سے بولی۔

ایک بار دیکھو تو۔۔براک اپنی بات پے بضد رہا۔

میرا دل نہیں ہے دیکھنے کا۔

میرے لئے پلیز دیکھو۔

آیت لاجواب ہو گئی۔اس شخص کی باتوں کو تو وہ ساری زندگی مان سکتی تھی۔

اچھا دیکھتی ہوں۔

آیت نے تکیے کے نیچے سے تصویر نکالی۔اور جیسے ہی دیکھی تو بولنا بھول ہی گئی۔

آپ؟؟ یہ تو آپ کی پک ہے۔آیت خوشی سے بولی۔

کیوں اچھی نہیں لگی کیا؟براک نے پوچھا۔

بہت اچھی ہے،بہت اچھی لگی۔براک آیت کے لہجے سے اس کی خوشی دیکھ سکتا تھا۔

لیکن یہ سب کیسے ؟؟؟مطلب یہ رشتہ ؟آپ کو میرے گھر کا کیسے پتا چلا؟آیت کے ذہن میں بہت سوال تھے وہ حیران بھی تھی۔

سانس لو میری پیاری سی جان۔۔بتاؤں گا سب بتاؤں گا لیکن کل مل کے۔یہ کہہ کے وہ فون بند کر چکا تھا۔

مل کے ؟؟مل کیسے سکتے ہیں وہ مجھ سے ؟؟

افففف اللہ جی شکریہ آپ کا بہت بہت۔آیت کو اپنی دنیا کسی جنت سے کم نہ لگی۔

"لیکن اسے کیا پتا تھا جسے وہ جنت سمجھ رہی ہے وہی اس کی زندگی دوزخ بنانے والا ہے"

**

اور کیسے ہو بیٹا آپ ؟ابراہیم نے براک سے پوچھا جو کہ اس وقت آیت کے گھر بیٹھا ہوا تھا۔

میں ٹھیک ہوں انکل بس آپ کی دعا ہے۔

آیت چائے لے کے آئی تو الوینا نے آیت کو اپنے پاس ہی بیٹھا لیا۔

ماشاءاللہ کتنی پیاری بچی ہے آپ کی۔الوینا آیت کو دیکھ کے بولیں۔

بھائی صاحب ہم چاہتے ہیں شادی جلدی سے ہو جائے بس۔

اب سے آیت ہماری بیٹی ہے۔

کیوں نا آج منگنی کر لیں۔الوینا تو ساری تیاری کر کے آئی تھی۔

براک بار بار آیت کی طرف دیکھ رہا تھا۔(وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ بس براک خود پہ بہت کنٹرول کرکے بیٹھا تھا)

آیت نے پرپل کلر کی پاؤں تک آتی قمیض پہن رکھی تھی۔

الوینا نے آیت کو رنگ پہنائی۔(آیت کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی خوشی سے اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کیا سچ میں میں براک کی دلہن بننے والی ہوں اف)

کیا اللہ اپنے بندوں کی اتنی جلدی دعا سن لیتے ہیں؟؟

"اور میرا رب کہتا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرنے والا ہوں۔"

ابراہیم نے بھی براک کو رنگ پہنائی۔

سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ فہد بھی بہت خوش تھا آیت کو خوش دیکھ کے۔ مہک اور زارا بس منہ بنا کے ہی بیٹھی رہیں۔

مجھے لگتا ہے براک اور آیت کو تھوڑا اکیلے بات کرنے کا وقت دینا چاہیے۔

ہاں بیٹا جاؤ تم دونوں تھوڑا اکیلے میں بات کرلو ابراہیم بھی اطمینان سے بولے۔

**

یہ سب کیسے کیا آپ نے؟ آیت نے الگ ہوتے ساتھ براک سے پوچھا۔

بس دیکھ لو پھر مجھے تم پسند ہی اتنی آ گی کہ تم سے دو منٹ کی دوری بھی برداشت کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

اب دل تمہارے پاس چلا گیا تھا تو مجھے خود بھی تو تمہارے پاس ہی آنا تھا ناں۔۔

آیت نے شرما کے سر جھکا لیا۔

ارے میری جان ایسے مت شرماؤ تمہاری ادائیں میری جان لے لیں گیں۔

اچھا بتائیں آپ نے کیسے کیا سب ؟

جب میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا ناں بس سے اترتے ہوئے۔تب سے ہی میرے ہوش تم نے بھگا دیے۔پھر میں نے اپنے دوست کاشان کو کہا پتا کرو یہ بس کہاں سے آئ۔

اور دیکھو جب محبت سچی ہو تو اللہ بھی مدد کرتا ہے۔۔اتفاق سے آپ کے جو پرنسپل ہیں وہ کاشان کے ابو ہیں۔

تو پھر تمہارے گھر کا address لیا اور میں نے اپنی امی کو بیجا اور میں تمہارے ابو کو پسند آ گیا۔

واہ آپ تو بہت تیز نکلے۔آیت سراہے بغیر رہ نہ سکی۔

آپ کو دیکھ کے ہونا پڑا میری جان اگر تمہیں کوئ اور لے جاتا تو۔۔میں تو برباد ہو جاتا ناں اس لئے کرنا پڑا سب۔فہد نے فخر سے بتایا۔

کیا آپ سچ میں مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں؟

ہاں بہت زیادہ! میں اب تمہارے بغیر رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

رات کو تیار رہنا باہر چلیں گیں۔ براک نے آیت کو کہا۔

جی اوکے۔

**

آیت تم خوش ہو؟ ابراہیم نے آیت سے پوچھا

جی ابو جو آپ کا فیصلہ ہے وہی میرا ہے۔

ہمشہ خوش رہو۔

ابو میری بھی شادی کروا دیں۔ اب اور صبر نہیں ہوتا۔ فہد دکھ سے بولا۔

ابراہیم اور آیت دونوں ہی ہسنے لگے۔

کروا دیتے ہیں تمہاری بھی پہلے آیت کی تو ہو جائے۔

ابو آپ کو آیت کے علاوہ کوئی نظر آتا بھی ہے یا نہیں؟؟ یہ بولنے والی مہک تھی۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ فہد سخت بے زار ہوا۔

آپ لوگ ہر وقت آیت آیت کیوں کرتے رہتے ہیں؟

جب کہ سب کو پتا ہے امی کی موت کی وجہ یہی ہے۔

مہک بس کر دو۔ آیت اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

بیٹا وہ تم لوگوں کی بہن ہے۔ کیوں ایسا کرتی ہو تم دونوں؟ مرنا، جینا اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے کتنی دفعہ سمجھاؤں میں تمہیں۔ ابراہیم دونوں کو دیکھ کے بے بسی سے بولے۔

فہد بھی آیت کے پیچھے گیا۔

آیت۔۔

آیت۔۔

آیت اپنے کمرے میں بیٹھی رہ رہی تھی۔

آیت میری پیاری سی بہن۔ میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔ان کی باتوں کو بیٹا اگنور کیا کرو۔ فہد نے سمجھایا۔

کب تک بھائی؟

کب تک میں اگنور کروں، وہ مزید رونے لگی

فہد نے اسے اپنے گلے سے لگایا۔

اچھا چلو آؤ آئس کریم کھانے چلتے ہیں۔ فہد آیت کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولا۔

نہیں مجھے نہیں جانا۔

میں نے کہا آٹھو بس تیار ہو میں بائیک نکالتا ہوں۔

آیت نہ چاہتے ہوئے بھی مان گئی کیونکہ جب تک وہ مانتی نا فہد ضد کرتا رہتا۔

**

یار میری منگنی ہو گئی ہے آیت سے۔ براک بے زاریت سے بولا۔

ہاں یہ تو خوشی کی بات ہے تمہاری منگنی تمہاری محبت سے ہو گئ۔کاشان بولا۔

نہیں یار میں یہ شادی وغیرہ کرنے والا لگتا ہوں تمہیں کیا؟

لیکن تم نے تو کہا تمہیں آیت سے محبت ہو گئ ہے۔کاشان پریشان ہوا۔

محبت ؟محبت نہیں یار بس attraction ہوئ تھی کیونکہ وہ سب سے الگ نظر آئ مجھے۔اور تمہیں تو پتا ہے الگ نظر آنے والی چیز مجھے کتنی پسند آتی۔جب تک میں اس چیز کے ساتھ کھیل نہ لوں سکون نہیں ملتا مجھے۔براک نے سگریٹ کا دھواں اڑایا۔

وہ کوئ چیز نہیں ہے براک۔کاشان برامان گیا۔

ابے تمہیں بڑا برا لگ رہا ہے اس کے لۓ خیریت ہے ناں؟

برا نہیں لگ رہا۔وہ معصوم بہت ہے اتنی سادہ سی شریف سی لڑکی تم جیسے کو آرام سے مل گئ اُس لۓ بس تمہیں ہزم نہیں ہو رہا۔

معصوم؟ہاہاہاہاہاہا۔براک ہسنے لگا۔

معصوم نہیں ہے وہ!لڑکیاں معصوم نہیں ہوتیں۔اتنی معصوم ہوتی تو مجھ سے پیار نہ کرتی۔

تو اب کیا تم اسے پیار کرنے کی سزا دو گے؟کاشان دکھ سے بولا۔

بلکل۔۔۔!!براک نے ایک لفظی جواب دیا۔

ایسا نہ کرو اس معصوم کے ساتھ۔بد دعا لگ جائے گی تمہیں اس کی۔کاشان افسوس سے بولا۔

جاؤ یار میں یہ دعا، بددعا پہ بلکل یقین نہیں رکھتا۔بس اب تمہیں میرا اس سے پیچھا چھڑانے میں ساتھ دینا ہے۔

میں؟؟میں کچھ نہیں کروں گا۔کاشان پہلے ہی اس کام کے خلاف تھا تو صاف انکار کیا۔

سوچ لو تمہارے کافی راز مجھے پتا ہیں یہ نا ہو تمہارے ابو تک پہنچ جائیں۔براک گھٹیا پن پہ اترا۔

براک۔کاشان کچھ کہہ نہ پایا۔

اوکے بتاؤ کیا کرنا ہے؟

جیسے جیسے براک بتاتا گیا کاشان کو خیرت کا جھٹکا لگا۔اتنا گھٹیا کام۔

وہ بس سوچ کہ ہی رہ گیا۔

فہد تمہارا ہفتہ ابھی تک ختم نہیں ہوا؟ایرک نے غصے سے فہد سے کال پر پوچھا۔

جی سر بس وہ بہن کی منگنی تھی تو آ نہیں سکا۔

اتنا کام pending پڑا ہے۔شادیاں تو روز ہوتی ہیں اب کیا میں اپنی کمپنی بند کر کے بیٹھ جاؤں؟ایرک فہد کے جواب پہ مزید بھڑک آٹھا۔

آج شام سے پہلے پہلے مجھے تم آفس میں چاہیے ہو۔۔!

سمجھ گ ئے؟؟

جی سر میں ابھی ہی نکلتا ہوں۔فہد یہ کہہ کے فون بند کر چکا تھا اور فون کو دیکھ کے گورا۔

اف کھڑوس باس پتا نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو۔ فہد غصے میں بڑ بڑا رہا تھا۔

کیا ہوا بھائی؟ آیت فہد کو غصے میں دیکھ کے پوچھنے لگی۔

کچھ نہیں بس ہفتے کی چھٹی لے کے آیا تھا۔ باس کا فون تھا بلا رہے ہیں۔

آپ کے باس تو بہت ہی بد تمیز ہیں۔ اپنے ورکرز کو سکون بھی نہیں لینے دیتے۔ آیت منہ بنا کے بولی۔

اچھا اب میں نکلنے لگا ہوں لاہور کے لیے تم اپنا اور ابو کا بہت سا خیال رکھنا۔

ابھی تو بھائی بس تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں نہیں جائیں ناں۔۔!

آیت نے منت کی۔

ابھی رکا نہ گڑیا تو میرے باس نے مجھے آفس سے ہی نکال دینا۔

میں پھر آ جاؤں گا۔ فکر نہ کرو۔

فہد سب سے ملا اور چلا گیا۔

**

تم یہاں کیا کرنے آئی ہو؟ گھر کم تھا کیا جو یہاں بھی آ گئی ہو؟

ایرک زرنش کو اپنے آفس میں دیکھ کے بولا۔

اہو! کیا ہو گیا ہے ہینڈ سم بوائے؟ ڈیٹائی کی حد تھی جو زرنش کراس کر چکی تھی۔

زرنش میری بات آرام سے اور تحمل سے سن لو۔۔!

تمہاری یہ حرکتیں مجھے زرا نہیں پسند۔اور میں عورتوں کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن شاید تمہیں یہ عزت راس نہیں آرہی۔میں نہیں چاہتا تمہارے ساتھ برے طریقے سے پیش آؤں۔تو بہتر ہے مجھ سے فاصلہ رکھا کرو۔

مجال ہے جو زرنش پہ زرا بھی اثر ہوا ہو۔میں یہاں جاب کے لئے آئی ہوں تمہاری امی نے بیجا ہے مجھے۔

کیاااا؟ جاب وہ بھی یہاں۔میں کوئی جاب نہیں دینے والا تمہیں۔ایرک بدمزہ ہوا۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ ایرک کا فون بجا۔

جی ماما۔۔؟

بیٹا زرنش آئی ہے تمہارے پاس؟

جی ماما یہیں ہے؟آپ نے کیوں بیجا اسکو؟

بیٹا وہ وہاں جاب کرنا چاہتی ہے پلیز اس سے آرام سے پیش آنا۔

ماما میں اس کو جاب نہیں دینے والا ایک منٹ کے لئے وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی اور آپ جاب کا کہہ رہیں ہیں۔

ایرک پلیز جو کہا ہے وہ کرلو۔یہ کہہ کے زینب فون بند کر چکی تھی۔

کیا عجیب مسئلہ ہے یار ایرک جھنجھلایا۔

تم باہر جاؤ ہمزہ تمہیں تمہارا کام سمجھا دے گا۔

زرنش مسکراتے ہوئے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد ایرک نے سکون کا سانس لیا۔

ہاف وائٹ کلر کی شرٹ بلیک پینٹ اور ماتھے پہ آئے بال وہ کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا۔

مجھے بھی اب شادی کر ہی لینی چاہیے۔ایرک نے سوچا۔

آگئے تم؟ فہد کو اندر آتا دیکھ کے بولا۔

جی۔۔!

تمہاری بہن کی شادی ہو گئی؟ایرک نے مزید پوچھا

ابھی بس منگنی ہوئی ہے۔ فہد ابھی بول ہی رہا تھا کہ باہر سے چائے لے کے آتے لڑکے کی فہد سے ٹکر ہو گئی اور ساری چائے فہد پہ گر گئی۔

سوری سر پلیز ایم سوری لڑکا فوراً سے معذرت کرنے لگا۔

کوئی بات نہیں میں صاف کر لیتا ہوں۔ فہد کو غصہ تو بہت آیا لیکن ایرک کے سامنے کیا کہتا۔

اپنا فون، والٹ نکال کے اس نے ایرک کے سامنے والے ٹیبل پہ رکھا۔اور وہیں واش روم چلا گیا۔

جب اچانک سے فہد کے فون پہ میسج آیا۔ سکرین آن ہوئی۔۔

آیت کا میسج جگمگا رہا تھا۔

سکرین پہ ایک لڑکی کی تصویر لگی تھی ایرک کی جیسے ہی نظر پڑی وہ سانس لینا بھول گیا۔

کوئی اتنا حسین کیسے۔۔؟ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر میسج پہ پڑی۔

آیت نام لکھا تھا۔بھائی ٹائم پہ پہنچ گ ۓ آپ؟آپ کے اس کھڑوس باس نے کچھ کہا تو نہیں آپ کو۔۔؟

میسج پڑتے ہی ایرک کی ہنسی نکل گئی۔

اتنی دیر میں فہد بھی باہر آچکا تھا اور اپنا فون،والٹ آٹھا کے جانے لگا تو ایرک نے پکارا۔

فہد تمہاری جس بہن کی منگنی ہوئی اس کا نام کیا ہے؟

آیت ابراہیم۔کیوں سر کیا ہوا؟

نہیں بس ایسے ہی۔اب تم جا سکتے ہو۔

ایرک کا دل اداس ہوا کہیں وہ وال پیپر والی لڑکی آیت تو نہیں۔۔؟

"قسمت کے کھیل کے کسے پتا ہو سکتا ہے؟محبت کا احساس بہت خوبصورت ہوتا ہے لیکن نہ ملنے پہ

وہی احساس عذاب بن جاتا ہے۔۔

اور ایرک ملک کو اپنا یہ احساس عذاب نہیں بنانا تھا۔"

جی وہ میں آیت کو لینے آیا تھا باہر جانا تھا ویسے گھومنے۔براک نے ابراہیم کو بتایا۔

اچھا بیٹا لیکن ذرا جلدی چھوڑ دینا آیت کو گھر،ابراہیم فکر مندی سے بولے۔

جی انکل آپ فکر نہ کریں میں چھوڑ دوں گا۔

میں آیت کو بلاتا ہوں۔ ابراہیم آیت کو بلانے چلے گ ئے جو کہ تیار ہو رہی تھی۔

بیٹا جلدی کرو براک باہر انتظار کر رہا ہے۔

جی بس ابو دو منٹ میں آئی۔

آیت نے blue کلر کی شارٹ فراک پہن رکھی تھی۔ لائٹ سا میک اپ اور اوپر چادر ل ئے وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔

جیسے ہی وہ تیار ہو کے باہر آئی براک کو نظریں ہٹانا مشکل لگا۔

افففف ہاٹ۔۔۔! براک نے گندی نظر سے آیت کو دیکھا۔

ایسی گھٹیا سوچ براک ہی سوچ سکتا تھا بس۔۔

چلیں؟ براک جانے کے ل ئے کھڑا ہوا۔

جی۔۔!

وہ دونوں باہر نکل گ ئے۔

آیت اور براک ایک ہوٹل میں پہنچے۔

براک نے آیت کو بٹھایا اور خود کھانے کا آڈر دینے چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد آیت کے سامنے والی چیئر پہ ایک لڑکا آکے بیٹھا۔

ہائے بے بی۔۔!

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ آیت غصے سے بولی۔

کیا ہو گیا ہے بی ابھی تک ناراض ہو؟

کیا مطلب ہے تمہارا؟ آیت غصے کے ساتھ ساتھ گھبرائی بھی کہ اگر ابھی براک یہاں آگیا تو وہ کیا سوچے گا۔

میں تمہیں نہیں جانتی۔ یہ کیا بول رہے ہو تم؟

ارے اتنی نراضگی کہ پہچاننے سے بھی انکار کر رہی ہو آیت،

کاشان کا یہ کرتے ہوئے دل ڈوب رہا تھا لیکن۔۔۔

تمہیں میرا نام کیسے پتا؟ اب کی بار آیت صیح معنوں میں پریشان ہوئی۔

کم آن بے بی تم مجھے اتنی جلدی کیسے بھول گئی؟ کاشان مزید ڈھر کی ہوا۔

آیت پیچھے سے آواز آئی۔

جی۔۔!

یہ کون ہے آیت؟ براک نے خیرت سے پوچھا۔

م۔میں نہیں جانتی۔ آیت بامشکل بول پائی۔

جھوٹ بول رہی ہے یہ۔ یہ میرے ساتھ ریلشن میں تھی بس نراضگی ہوئی اور یہ ایسے ریکٹ کر رہی ہے۔ کاشان نے ایک اور جھوٹ بولا۔

کیا بکواس ہے یہ؟ آپ ہیں کون؟ میں آپ سے پہلی بار مل رہی ہوں۔

براک یہ لڑکا جھوٹ بولا رہا ہے۔ آپ کو مجھ پہ یقین ہے ناں؟؟ آیت ایک امید سے بولی۔

براک نے بس آیت کو ایک حقیر نظر سے دیکھا۔

اور یہ وہ لمحہ تھا جب آیت کی پوری دنیا ہی بدل گئی۔اس نظر میں کیا نہیں تھا۔۔!

نفرت۔حقارت۔تذلیل۔بے اعتباری۔۔؟

پہلی بار؟کیا سچ میں تم مجھ سے پہلی بار مل رہی ہو؟کاشان نے پھر پوچھا۔

تو یہ کیا ہے؟کاشان نے ٹیبل پہ چند تصویریں نکال کر رکھیں۔

آیت کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

جب اس نے ان تصویروں کو دیکھا۔جس میں وہ لڑکا اور آیت کی تصویریں تھیں،جو مختلف جگہوں پر لی گئی تھیں۔

آیت کچھ بول نہ پائی۔

اب بھی یہی کہو گی مس آیت تم؟کہ تم اس لڑکے سے پہلی بار مل رہی ہو؟براک غصے سے دھاڑا۔

یہ۔۔م۔م۔میں نہیں ہوں براک۔میرا یق۔۔یقین کرو۔۔آیت اپنے سامنے اپنی دنیا ختم ہوتی دیکھ رہی تھی۔

وہ اس شخص کو کیسے کھو سکتی تھی جسے اس نے رو کے دعاؤں میں مانگا تھا...

براک غصے سے ہوٹل سے باہر نکل گیا اور آیت بھی براک کے پیچھے جانے لگی۔

سارا راستہ خاموشی سے کٹا۔ براک میرا یقین کریں وہ میں نہیں تھی۔

شٹ اپ پلیز۔ براک اونچی آواز سے بولا۔

آیت کا تو دل ڈوب رہا تھا۔

گھر آتے ساتھ براک نے آیت کا بازا پکڑ کے کھینچ کے اسے گاڑی سے اتارا۔

براک آیت رونے لگی۔ براک نے بغیر کچھ سنے آیت کو دھکا دیا۔

کیا ہوا ہے براک اور یہ کیا بدتمیزی ہے؟ ابراہیم خیران ہوئے۔

یہ تو آپ اپنی آوارہ بیٹی سے پوچھیں کہ کیا ہوا ہے۔

زبان سنبھال کے بات کرو۔ ابراہیم کی تو سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا آیت تھی کہ روتی ہی جارہی تھی۔

مہک اور زارا بھی شور سن کے باہر آگئیں۔

یہ دیکھیں۔ براک نے وہ تصویریں ابراہیم کو دکھائیں۔

تصویریں دیکھتے ہی ابراہیم کو اپنی آنکھوں پہ یقین ہی نہیں آیا۔ وہ صدمے کی حالت میں سر پکڑ کے بیٹھ گئے۔

مہک اور زارا نے بھی باری باری وہ تصویریں دیکھیں۔

ابو آیت بھی ابراہیم کے گھٹنوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

ابو میں نے کچھ نہیں کیا ابو۔ میرا یقین کریں۔ وہ لڑکا جھوٹ بول رہا ہے۔ پلیز ابو آپ تو میرا یقین کریں آپ کی آیت ایسا نہیں کر سکتی۔

مہک آیت کو اندر لے جاؤ۔ ابراہیم آیت کو دیکھے بغیر بولے۔

خیر اب یہ آپ لوگوں کا مسئلہ ہے۔ آپ لوگ بس اپنی رنگ واپس لے لیں۔ براک نے رنگ اتار کے رکھ دی اور جیسے ہی جانے کے لئے مڑا۔

آیت نے اس کا بازو پکڑ لیا اور بہت امید سے دیکھا۔ پلیز ایسا مت کریں۔ میرا یقین کریں وہ میں نہیں تھی۔ میں اس لڑکے کو نہیں جانتی۔ براک آپ کو تو مجھ سے محبت ہے ناں تو پلیز مجھے ایسے چھوڑ کے نہ جائیں۔۔ میں مر جاؤں گی۔

بھاڑ میں جائے ایسی محبت اور میری طرف سے تم کل کے بجائے آج مر جاؤ۔ براک شدید نفرت سے بولا۔

اتنی نفرت براک کی آنکھوں میں آیت نے پہلی بار اپنے لیے دیکھی۔

"اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے جس کو آپ نے دعاؤں میں مانگا ہو۔"

یہ کہتے ہی براک جا چکا تھا۔

اور آیت کی دنیا برف ہو چکی تھی۔ بس ایک پل میں زندگی جنت سے دوزخ بن چکی تھی۔

"تمہارے لیے تو مٹ جانے کا ارادہ تھا

تم خود ہی مٹادو گے یہ سوچا نہیں تھا"

فہد بھائی جلدی سے آپ گھر آجائیں۔ زارا نے کال کر کے فہد کو بولا۔

جو کہ اس ٹائم آفس میں تھا۔ پریشان ہوا۔ کیوں کیا ہوا خیریت؟؟

بھائی وہ آیت کسی لڑکے کے ساتھ۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟؟ فہد غصے سے بولا۔ آیت کدھر ہے میری بات کرواؤ۔

بھائی وہ تو رات سے کمرے میں بند ہے دروازہ کھول ہی نہیں رہی۔

اور ابو؟ وہ کہاں ہیں۔ فہد نے پوچھا

وہ بھی رات سے نہ کچھ کھا رہے ہیں نا کچھ پی رہے ہیں۔

سب خیریت؟ ایرک نے فہد کو پریشان دیکھ کے پوچھا۔

میں نکلتا ہوں پھر کرتا ہوں تم سے رابطہ۔ فہد فون رکھ چکا تھا۔

جی سر بس مجھے گھر جانا ہو گا ابھی۔

ہوا کیا ہے؟ کچھ بتاؤ ایرک بھی الجھا۔

سر وہ بس گھر میں آیت کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔

ایرک کا دل فکر مند ہوا۔

اچھا چلو میں بھی اسی طرف جا رہا ہوں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔

جی شکریہ سر!

فہداور ایرک گھر کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔

فہد کو اتنا پریشان ایرک نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ واقعی کوئی بڑا مسئلہ ہوا ہے۔ یااللہ آیت کو اپنی حفاظت میں رکھنا۔

ایرک کا دل تھا جو کہ بے چین ہوا جا رہا تھا۔

تین، چار گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ فہد کے گھر پہنچ چکے تھے۔

ایرک بھی گھر میں داخل ہوا۔

کیا ہوا ہے؟ فہد نے سامنے کھڑی زارا سے پوچھا۔

اور زارا نے ادھر ہی کھڑے رات کا سارا واقعہ سنا دیا اور ساتھ وہ تصویریں بھی دیکھائیں۔

فہد ان تصویروں کو دیکھ کے ٹوٹ سا گیا ایرک فہد کے چہرے سے اس کی تکلیف محسوس کر سکتا تھا۔

ایرک نے وہ تصویریں دیکھیں۔ لیکن اس کے دل کو یقین نہ آیا کہ سچ میں آیت ایسی ہو سکتی ہے لیکن وہ چپ رہا۔

ابو۔۔! فہد ابراہیم کے پاس گیا۔ ابو آیت نے یہ سب کیسے کیا؟

ابراہیم کچھ نہیں بولے۔

پھر ایک دم سے اٹھے اور آیت کو بازو سے پکڑ کے باہر نکالا۔

فہداس کو یہاں سے لے جاؤ تم ابھی کے ابھی۔

ابو۔۔! آیت خیران ہوئی۔ابو میں نے کچھ نہیں کیا۔میرا یقین کریں۔

فہد میرے پیارے بھائی پلیز تم بتاؤ ابو کو میں ایسا نہیں کر سکتی۔آیت فہد کے پاس آئی۔

ایرک نے آیت کو دیکھا تو بے انتہا پیار آیا اس معصوم سی لڑکی پہ۔اور اب آیت کو دیکھ کہ ایرک کے دل دماغ نے گواہی دے دی کہ آیت بے قصور ہے۔

فہد نے ایک زوردار تھپڑ آیت کے منہ پہ مارا۔

کیا ہو گیا ہے فہد تمہیں؟ پاگل تو نہیں ہو گئے؟؟ اپنی بہن پہ ہاتھ آٹھاتے ہوئے شرم نہیں آئی تمہیں؟؟ ایرک غصے سے بولا۔

کیونکہ وہ آیت کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ایسی بہن ہونے سے بہتر ہوتی ہی نا۔

آیت خاموش ہو گئی۔اب وہ اور کیا بولتی۔سب اپنوں نے تو اس کو چھوڑ دیا تھا۔وہ بھی ہمت ہار چکی تھی اب۔

ابراہیم اس سارے واقعے میں بے بس ہو کے بیٹھے رہے۔

ابھی کہ ابھی اس گھر سے دفعہ ہو جاؤ۔۔ جتنی تم نے ہمیں ذلت دے دی ہے وہ کافی ہے۔فہد نفرت سے بولا۔

آیت نے وہی رات والے کپڑے پہن رکھے تھے جو کہ اب جگہ جگہ سے گندے بھی ہو چکے تھے۔بال کھلے ہوئے تھے،ڈوپٹہ غائب تھا لیکن ہوش کسے تھی۔

اس کی تو پوری دنیا ہی اجڑ گئ تھی۔

تم ایسے کیسے اپنی بہن کو گھر سے نکال سکتے ہو؟ایرک بولا

میں آیت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

وہاں بیٹھے ہر شخص نے ایرک کو شکر کی نگاہ سے دیکھا۔لیکن وہیں آیت کو اپنی سماعتوں پہ جیسے یقین نہ آیا۔

آیت نے نظریں اٹھا کے ایرک کو دیکھا۔

چند لمحے گرین روئ روئ آنکھیں،،

سنہری آنکھوں سے ملیں۔۔

اور ایرک اپنا دل ہار بیٹھا۔۔

میں آیت سے شادی کر کے اسے یہاں سے لے کے جاؤں گا۔۔ایرک پھر بولا۔

اس ٹائم ابراہیم اور فہد کو وہ کسی فرشتے سے کم نہ لگا۔

لیکن آیت کو ایرک سے صرف نفرت محسوس ہوئ۔

**

ایرک ملک کیا آپ کو آیت ابراہیم سے حق مہر دس ہزار نکاح قبول ہے؟ قاضی نے پوچھنا شروع کیا۔

جی قبول ہے (دل کو سکون ملا)

قاضی نے دوبارہ یہی الفاظ دہرائے۔

جی قبول ہے!!

قبول ہے۔۔!!

آیت ابراہیم کیا آپ کو ایرک ملک سے بعوز حق مہر دس ہزار کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

ہاں بہت زیادہ۔۔میں نے جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھاناں تب ہی مجھے تم سے پیار ہو گیا تھا۔

میرا دل تمہارے پاس ہے آیت۔

مجھے بھی تو تمہارے پاس آنا ہی تھاناں۔۔!

آنسو اس کی آنکھوں سے گرنے لگے۔اس لمحے آیت کو خود سے،ایرک سے، فہد سے۔،ابراہیم سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ قاضی نے دہرایا

بھاڑ میں جائے ایسی محبت،،

مر جاؤ،، براک کا چہرہ سامنے آیا۔

جی قبول ہے،

قبول ہے۔۔!

قبول ہے۔۔!

اسے براک سے بہت شکایت تھی۔۔ تم نے مجھے کیوں نہیں سمجھا براک۔ کیوں۔۔؟؟

میں نے تمہیں اپنی دنیا مانا اور تم نے میری ہی دنیا ختم کر دی۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔

**

ہاہاہاہاہاہاواہ یار تمہیں تو ڈرامے میں ایکٹنگ کرنی چاہئے۔ کیا زبردست ایکٹنگ کی ہے تم نے۔ براک ہنسی کنٹرول کر کے بولا۔

شرم کرو براک۔۔ یہ وہ پہلا براکام تھا جو کاشان کر کے زرا بھی خوش نہ ہوا۔

وہ تم سے اتنی محبت کرتی ہے اور تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟

اس کو توڑ کے رکھ دیا۔ کاشان مایوسی سے بولا۔

بس کرو کاشان میں تمہارا یہاں لیکچر سننے نہیں آیا۔

ڈرو اللہ سے جب تم بے بس ہو جاؤ گے۔ کاشان مزید بولا

براک کی ہنسی کو بریک لگی۔ کیا بکواس ہے یار؟ کیا فضول بول رہے ہو تم۔۔؟

میں کیوں بے بس ہوں گا؟ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔

واہ ایک لڑکی کی زندگی خراب کر دی اور کہہ رہے ہو کچھ غلط نہیں کیا۔

شادی ہو گئی ہے اس کی۔کاشان نے بتانا ضروری سمجھا۔

کیاااا شادی؟؟آیت کی شادی؟؟ براک کو جیسے یقین ہی نہ آیا۔

جی بلکل آیت کی شادی ہو گئی ہے وہ بھی آج۔

ایک سیکنڈ کے لیے براک کا دل بند ہوا۔لیکن اس نے اگنور کر دیا۔

کس کے ساتھ شادی ہوئی ہے؟ براک نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

اس کے بھائی کے باس جو تھے انہوں نے ہی آیت سے نکاح کیا ہے۔

تمہیں یہ سب کیسے پتا؟؟

اس کے پرنسپل میرے پاپا ہیں۔تو بس پتا چل گیا۔

براک خاموش ہو گیا۔

کاشان سب بتا کے جا چکا تھا لیکن براک کی بے چینی بڑھ گئی۔

کیوں بڑھی؟؟ یہ سمجھنے سے وہ خود بھی قاصر تھا۔

***

آیت نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ لاہور دوبارہ تو ضرور آئے گی لیکن ایسے۔۔؟

غم تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اس نے اپنے ہر رشتے کو کھو دیا۔

ابو، بھائی، اور براک کو بھی آنسو ایک بار پھر ان گرین آنکھوں سے بہنے لگے۔

پلیز کچھ تو رحم کریں اپنی آنکھوں پہ۔۔اس طرح مت روئیں پلیز۔

ایرک جو ڈرائیو کر رہا تھا آیت کو روتے دیکھ کے نرم پڑا۔

آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی؟؟

آپ کو نہیں کرنی چاہئے تھی۔۔!

تو کیا کرتا؟؟

ادھر آپ کا بھائی، باپ آپ کو گھر سے نکالنے والے تھے میں کیسے آرام سے کھڑا ہو کہ تماشہ دیکھ سکتا تھا۔

نکالنے دیتے آپ کو یہ احسان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

میں نے تو خود پہ احسان کیا ہے۔ایرک سنجیدگی سے بولا۔

آیت کو سمجھ نہیں آیا کہ ایرک نے ایسا کیوں کہا لیکن چپ ہو گئی۔

پھر کچھ یاد آنے پہ بولی۔

آپ جانتے ہیں میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔آپ نے مجھ سے شادی کر کے غلطی کی ہے اور مجھے بس آپ سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔

ایرک سمجھ سکتا تھا وہ غصے میں ہے، صدمے میں ہے تو اس کی باتوں کا برا نہیں منایا۔

جی میں سمجھ گیا ہوں،،اور کچھ؟

آیت خاموش ہو گئی۔

ایرک بھی خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔ri

ایرک کہاں ہو تم؟؟ زینب نے پوچھا

ماما میں آپ کے لیے بہو لا رہا ہوں۔

ہاہا اچھا مزاق کر لیتے ہو تم بھی۔

ماما میں مزاق نہیں کر رہا۔ سچ میں میں آپ کی بہو لے آیا ہوں۔ اور گھر ہی لا رہا ہوں۔

کیاااا ایرک تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟ کیا بول رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

لیکن ایرک فون بند کر چکا تھا۔

ماما تو بہت خوش ہو رہیں تھیں۔ ایرک نے آیت کو بتایا۔

آیت نے کوئی جواب نہ دیا۔

ایرک بھی آیت کو تھوڑی دیر دیکھتا رہا کہ وہ کچھ بولے چاہے غصہ ہی کر لے لیکن بولے۔

لیکن وہ چپ رہی۔۔

رات بارہ بجے وہ گھر پہنچے۔

ایرک نے گاڑی پارک کی پھر آیت کی طرف کا دروازہ کھولا۔

اور گھر کے اندر جانے لگا۔

آیت وہیں کھڑی رہی۔

ایرک نے دیکھا وہ ڈر رہی ہے۔ تو خاموشی سے ایرک نے آیت کا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر آ گیا۔

آیت کو اپنے کمرے میں لے کے آیا۔ خود باہر چلا گیا۔

وہ چاہتا تھا وہ ایک دفعہ ریلیکس ہو جائے۔

زینب کے کمرے کا آرام سے دروازہ کھولا۔ لیکن تب تک وہ سو چکیں تھیں۔

ایرک واپس اپنے کمرے میں آ گیا۔

یہ الماری میں تمہارے لیے کپڑے ہیں کچھ چینج کر لو۔

کیوں کروں؟؟ وہ غصے سے بولی۔

کیوں کہ آپ کے یہ کپڑے کافی گندے لگ رہے ہیں۔

آیت شرمندہ ہو گئ۔اور کپڑے نکالنے لگی۔ پھر ایک سوٹ لے کے واش روم میں گھس گئ۔

کیوں براک کیوں مجھے جہنم میں دھکیل دیا تم نے؟؟

اس کا غم بہت بڑا تھا۔اس کے زخم کبھی نہ بھرنے والے زخم تھے شاید ہی اب کبھی وہ پہلے جیسی ہو سکتی۔

ادھا گھنٹہ ہو گیا ہے یہ ابھی تک باہر کیوں نہیں آئ۔ایرک باہر پریشان ہو رہا تھا۔ پھر اٹھ کے دروازہ ناک کیا۔

آیت تم ٹھیک ہو؟ اندر سے کوئ جواب نہ آیا۔

تو ایرک دروازہ کھول کے اندر چلا گیا۔ سامنے آیت زمین پہ بیٹھی رو رہی تھی۔

آیت پاگل ہو گئ ہو کیا؟؟ ایرک کو آیت کو اس حالت میں دیکھ کے بہت تکلیف ہوئ۔

چھوڑدیں مجھے ہاتھ مت لگائیں۔ نفرت ہے مجھے آپ سے۔

اچھا نہیں لگا رہا باہر تو آؤ۔ایرک بھی آیت کے ساتھ زمین پہ بیٹھ گیا۔

جب آپ کسی کے آنسو روک نہ سکو تو اس کے ساتھ بیٹھ کے رولینا چاہیے۔"

کیوں اس نے مجھ پہ یقین نہیں کیا؟؟ مجھے لگ رہا ہے میرا دل بند ہو رہا ہے۔

ایرک جانتا تھا وہ کافی صدمے میں ہے تو ایرک نے اب کی بار اسے چپ نہیں کروایا تا کہ بول کہ اس کا دل ہلکا ہو جائے وہ آیت کو سننا چاہتا تھا۔

ایک بار پھر گرم گرم سیال اس کی آنکھوں سے نکل کے چہرے پہ بہنے لگا۔ مجھے نہیں پتا تھا مجھے اتنا دکھ ہو گا۔ میں نے تو کوئی ایسا گناہ بھی نہیں کیا تھا جس کی مجھے یہ سزا ملی۔اس نے تو کہا تھا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے پھر اس نے مجھے مرنے کے لیے کیوں چھوڑ دیا۔

ایرک خاموشی سے سن رہا تھا۔کسی کو سننا بھی ایک آرٹ ہوتا ہے"

یا اللہ میرا زخم بھر جانے دے۔ یا اللہ مجھے اس تکلیف سے نکال دے۔

جب وہ رو رو کے تھک چکی تو ایرک کے کندھے پہ سر رکھ دیا۔

ایرک نے آرام سے اسے گود میں اٹھایا اور باہر لے آیا۔

اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

دو منٹ بعد وہ نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج چکی تھیں۔

ایرک کو اس معصوم سی لڑکی پہ بے انتہا پیار آیا۔

لیکن اس کو اپنا بنانے سے پہلے ایک کام تھا جو کہ ایرک کو جلد سے جلد کرنا تھا۔

آیت کو اس غم میں وہ زیادہ دیر رہنے نہیں دے سکتا تھا۔

ایرک نے آیت کو بیڈ پہ لیٹایا اور خود باہر نکل گیا۔

**

قبرستان جیسی خاموشی، ویرانی ان کے گھر میں اس ٹائم ہو رہی تھی۔

"قسمت بھی کتنی ظالم ہوتی ہے نا ایک پل کی خوشی دے کے اس کا معاوضہ بھی قبول کرتی ہے اور کبھی کبھی اس معاوضے میں ہماری ساری زندگی برباد ہو جاتی ہے۔"

جیسے سب میت کا سوگ منا رہے ہوں۔ ابراہیم کا دل تو پھٹا جا رہا تھا پتا نہیں آیت کیسی ہو گی؟

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا وہ معصوم نہیں ہے لیکن نہیں آپ لوگ تو میری سنتے ہی نہیں ہو ناں۔ ویسے اچھا ہوا اا سے جان چھوٹ گئی۔ مہک ابھی بھی طنز کرنے سے باز نہ آئی۔

خدا کا واسطہ ہے تمہیں مہک۔ چپ کر جاؤ۔ فہد شدید غصے سے بولا۔

مہک پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

ابو کیا سچ میں آپ کو لگتا ہے آیت نے وہ سب کیا ہے؟ فہد نے ابراہیم سے پوچھا۔

اگر اس نے نہیں کیا تو کیا ثبوت ہے اس کے پاس؟

تصویروں میں صاف وہی نظر آ رہی تھی، آنکھوں دیکھا میں کیسے جھٹلاؤں؟

ابو کبھی کبھی آنکھوں دیکھا بھی سچ نہیں ہوتا۔میرا دل کہتا ہے جیسے آیت بے قصور ہو لیکن دماغ کچھ اور کہہ رہا ہے ابو۔

اب وہ جہاں بھی ہے اللہ اسے خوش رکھے اس گھر میں وہ اب نہیں آسکتی۔ابراہیم اپنا فیصلہ سنا کے جا چکے تھے۔

آیت کیوں کیا تم نے ایسا؟ فہد بے بسی سے بولا۔

ہاں ہمزہ یہ لڑکا ہے اس کا سارا بائیو ڈیٹا مجھے چاہئے ایک دن کے اندر اندر اور کسی کو پتا نہ چلے۔تم آفس کا کام چھوڑ کر اسلام آباد جاؤ اور جو میں نے کہا ہے وہی کر کے آؤ۔

جی سر جیسا آپ کہیں۔ ہمزہ جا چکا تھا۔

ضرور آیت کو پھسایا گیا ہے میرا دل کہتا ہے وہ بے قصور ہے۔ لیکن کیوں؟؟

کوئی کیوں آیت کو پھسائے گا۔ایرک اسی دن سے شک میں مبتلا ہو چکا تھا جب تصویروں میں اس نے آیت کے ساتھ اس لڑکے کو دیکھا۔

یہ تو وہی لڑکا ہے نا جو اس دن روڈ پہ تماشا کر رہا تھا۔لیکن ایرک نے چپ رہنا بہتر سمجھا۔وہ چاہتا تھا پہلے وہ خود ثبوت ڈھونڈے پھر سب کو بتائے۔

اسلام علیکم ماما!

آج تم جلدی آگئے، زینب ایرک کو صبح صبح ہی واپس آتے دیکھ کے بولیں۔

جی بس کام نہیں تھا اتنا۔ خیر آپ سب چھوڑیں آپ اپنی بہو سے ملیں؟

کیا مزاق ہے ایرک یہ، زینب زچ ہو کہ اب بولی۔

ماما میں مزاق نہیں کر رہا شاید وہ ابھی سو رہی ہے۔

میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

ماما میں اس لڑکی سے بہت محبت کرتا ہوں، ہماری شادی صیح حالات میں نہیں ہوئی لیکن اب وہ میری بیوی ہے اور میں چاہتا ہوں آپ اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں وہ کافی مشکل میں ہے۔

میں بس اس کی مشکل ختم کرنا چاہتا ہوں۔ ایرک سنجیدگی سے بولا۔

تمہاری پسند ہے تو پھر کمال ہی ہو گی۔ زینب خوشی سے بولی۔

جی ماما وہ تو اتنی پیاری ہے آپ اسے دیکھیں گیں ناں تو آپ کو بھی وہ بہت اچھی لگے گی۔

زینب کافی سادہ طبیعت تھیں اور اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتی تھیں۔ ایرک کی خوشی میں ہی ان کی خوشی تھی۔ تو انہیں اس شادی سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

اچھا اب ملواؤ اس سے۔ زینب بے تابی سے بولی۔

اوکے ماما میں آیت کو بلا کے آتا ہوں۔

زینب نے ایرک کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج تھا انہوں نے بھی شکر کا سانس لیا ایرک کو خوش دیکھ کر۔

صبح کے دس بج رہے تھے اور آیت ابھی تک سو رہی تھی۔

ایرک تھوڑی دیر آیت کو ایسے ہی دیکھتا رہا۔

بڑی بڑی پلکیں، صاف معصوم سا چہرہ، گال رو رو کے لال ہو چکے تھے۔ وہ سوئے میں بھی اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ ایرک سانس بھر کے رہ گیا۔

ایرک نے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور سہلانے لگا، آیت ایرک نے پکارا۔

آیت اٹھ جاؤ دیکھو صبح کے دس بج رہے ہیں۔

آیت فوراً ہڑبڑا کے اٹھی اور ایرک کو اپنے اتنے قریب دیکھ کے بے زاریت سے بولی۔

آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟

کیوں کیا میں یہاں نہیں بیٹھ سکتا؟ ایرک نے اسے چھیڑا۔

نہیں۔۔!

لیکن کیوں؟ یہ تو ہم دونوں کا کمرہ ہے ناں۔ ایرک اسے تنگ کر کے محفوظ ہوا۔

نہیں یہ میرا کمرہ نہیں ہے۔

ارے یہ اب سے آپ کا بھی ہے، جب میں آپ کا ہوں تو میری ہر چیز بھی تو آپ کی ہوئی ناں۔۔!

پل بھر کے لیے آیت کو ہنسی آئی لیکن بڑی مہارت سے کنٹرول کر گئی۔ اور خاموش ہو گئی۔

جلدی سے تیار ہو کے باہر آو ماما اپنی بہو کا ویٹ کر رہیں ہیں۔ ایرک نے مزید چھیڑا۔

میں کسی کی بہو نہیں !آپ یہ بات سب کو سمجھا دیں۔

بہو تو ہو نہ آپ ،جب ان کے بیٹے کی بیوی بن گئ ہو تو بہو بھی تو انہی کی ہوئ ناں۔

افففف، آیت تنگ آ کر واش روم چلی گئ ایرک باہر ہی ویٹ کرنے لگا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ ریڈی ہو کے باہر آئ۔

چلیں ؟ایرک کو اپنی نظریں ہٹانا مشکل لگ رہا تھا۔

آیت۔۔؟ایرک نے پکارا۔

جی ؟

تم مجھ پہ جادو کر رہی ہو ناں ؟ایرک نے سنجیدہ ہو کے پوچھا۔

ایک سیکنڈ کے لیے تو آیت کو ایرک بات سمجھ ہی نہیں آئ۔

لیکن پھر بولی۔میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔

جی کہیے ؟ایرک پوری طرح سے متوجہ ہوا۔

یہ شادی میرے لیے کوئ معنی نہیں رکھتی اور نہ آپ میرے لیے معنی رکھتے ہیں وہ غصے سے بولی جا رہی تھی یہ جانے بغیر کہ کسی کا دل زخمی ہو رہا ہے۔

ایرک تھوڑی دیر اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔پھر بولا۔

آپ کیوں بھول رہیں ہیں کہ جب اللہ نے ایک انسان کا اصلی چہرہ آپ کو دیکھادیا ہے تو وہ آپ کے حق میں کبھی بہتر نہیں ہو سکتا تھا۔ براک کی حقیقت کبھی نہیں بدل سکتی کہ وہ محض چند پکس کو دیکھ کے جو کہ پتا نہیں اصلی تھیں یا کسی کی پلاننگ، آپ کو بیچ راہ میں چھوڑ کر چلا گیا۔

آپ کیسے اس سے محبت کر سکتیں ہیں ؟؟

وہ آپ کے قابل نہیں تھا،،

اگر وہ مرد ہوتا یا سچ میں آپ سے محبت کرتا ہوتا تو کبھی آپ کو تڑپنے کے لیے اکیلا نہ چھوڑ کے جاتا۔

آیت لاجواب ہو گی اور ایک بار پھر بے بسی، غصہ، تذلیل آنکھوں سے بہنے لگی۔

ایرک نرم پڑا اور آرام سے آیت کو گلے لگایا۔

میں ہمشہ آپ کے ساتھ کھڑا رہوں گا،، چاہے آپ پہ کتنے ہی الزام کیوں نہ لگ جائیں۔ ایرک ملک آیت ابراہیم کو کبھی بیچ راہ میں نہیں چھوڑے گا۔

آیت پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی، یہ اظہار، یہ حوصلہ تو اس نے کسی اور شخص سے چاہا تھا۔

جو سچ تھا وہ accept کرنا بہت مشکل تھا کہ براک مجھے چھوڑ کے چلا گیا۔۔ تکلیف سی تکلیف تھی۔۔!

اچھا اب رونا بند کریں اور میرے ساتھ نیچے چلیں۔ ایرک نے آیت کا ہاتھ پکڑا اور نیچے جانے لگا۔

شادی کیسے کر سکتا ہے وہ؟؟ زرنش غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔

زینب تم نے روکا کیوں نہیں اسے؟ خدیجہ نے پوچھا۔

وہ زرنش کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟؟

دیکھو خدیجہ وہ اس لڑکی سے محبت کرتا ہے۔ تو وہ اپنی خوشی سے جس کے ساتھ بھی رہنا چاہے رہ سکتا ہے۔ زینب نے تحمل مزاجی سے سمجھایا۔

محبت۔۔؟ مائی فٹ۔ میری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔ زرنش چلائی۔

تمہاری جگہ۔۔؟ ایرک نے آیت کا ہاتھ ابھی تک نہیں چھوڑا تھا۔

تو یہ ہے وہ دو ٹکے کی لڑکی جس کے لیے تم نے مجھے ریجکٹ کیا۔ زرنش ایرک کے قریب آئی۔

زبان کو لغام دو زرنش ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم ایک لڑکی ہو۔

آیت خاموشی سے بس تماشا دیکھتی رہی۔

اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ایرک نے اس کے ہاتھ پہ مزید دباؤ ڈالا۔

یہ کوئی دو ٹکے کی لڑکی نہیں ہے۔۔ ایرک ملک کی محبت ہے اور ایرک ملک جس سے محبت کرے وہ عام نہیں ہو سکتی۔

آیت کو تو گویا سانپ ہی سونگ گیا تھا،، محبت؟ یہ شخص مجھ سے محبت کرتا ہے سب جاننے کے باوجود بھی۔ آیت خیران ہوئی۔

اس نے زندگی میں صرف ایک شخص کو چاہا اور وہ بھی نہیں ملا اس کو اور ایرک نے جس سے محبت کی وہ اسے مل گیا۔

یہ کیسا انصاف ہے اللہ؟؟

اب آپ دونوں یہاں سے جا سکتیں ہیں۔اور اس گھر میں تب آنا جب آیت کو دل سے قبول کر سکو۔

زرنش غصے سے اگ بگولہ ہو رہی تھی۔ تمہیں میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔وہ آیت کو دیکھتی بولی اور چلی گئ۔

**

بیٹھو بیٹا ناشتہ کرو آپ۔زینب نے آیت کو اپنے ساتھ بٹھایا۔

ماشااللہ بہت پیاری بہو ہے میری۔زینب نے دل سے تعریف کی۔

آیت بیٹا۔زینب نے بلایا۔

جی انٹی۔۔!

میں تمہارے لیے کچھ لاتی ہوں ویٹ۔یہ کہہ کے زینب چلی گئ۔

جب کہ ایرک خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا۔

ایرک تم نے آیت کو منہ دکھائ میں کچھ نہیں دیا؟زینب نے برہمی سے پوچھا۔

وہ حالات ہی ایسے تھے ماما کہ ذہن سے نکل گیا۔ایرک نے لاپروائ ظاہر کی۔

آیت کو عجیب لگا مگر خاموش رہی۔

ادھر آؤ یہ اس کو رنگ پہناؤ۔زینب نے ایرک کو ایک رنگ پکڑائ۔

ایرک نے بہت آرام سے آیت کو رنگ پہنادی۔

آیت نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن وہ اتناد کھاوانہیں کر سکتی تھی۔اسے کچھ بھی اچھانہیں لگ رہاتھا۔

وہاں بیٹھنامشکل ترین کام لگ رہاتھا۔آیت اٹھ کے کمرے میں آگئ۔

کیوں۔۔؟آخرکیوں میری تکلیف کم نہیں ہو رہی۔ابو کیوں کیاآپ نے میرے ساتھ ایسے؟؟میں توآپ کی گڑیاتھی ناں۔۔

وہ روتے روتے زمین پہ بیٹھ گئ۔آنسوتھے کے رکنے کانام ہی نہیں لے رہے تھے۔

میرادل تمہارے پاس ہے آیت۔پھر سے براک کاچہرہ سامنے آیا۔

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتاآیت۔

آوارہ۔۔آپ کی بیٹی آوارہ ہے۔اتنے زہریلے الفاظ۔

آیت کادل ایسے ٹوٹاتھاکہ شاید ہی جڑ پاتا۔

ایرک کمرے میں آیاتوآیت کو نیچے زمین پہ بیٹھے دیکھا۔

اس کابازوپکڑ کراس کواٹھایالیکن وہ بیٹھی رہی۔پھرایرک نے اس کواپنی گود میں اٹھالیا۔

آیت نے گھورالیکن پھر مزاحمت ترک کردی۔

ایرک نے آیت کو Bed پہ لیٹایااور بالوں میں ہاتھ پھرنے لگا۔

یہ سکون وہ کافی دن سے ڈھونڈ رہی تھی جو اسے ایرک کی آغوش میں ملتا تھا۔

***

تمہیں کس نے کہا یہ سب کرنے کے لیے؟ ایرک نے ہاتھ میں ہاکی پکڑ رکھی تھی اور کاشان کو پہلی ملاقات یاد آئی۔

کسی نے نہیں۔۔!

ایرک نے ہاکی کاشان کی ٹانگ پہ ماری۔ وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

دوبارہ پوچھ رہا ہوں آرام سے بتا دو ورنہ اس بلڈنگ کی چھت بہت اونچی ہے۔

بتاتا ہوں لیکن تم وعدہ کرو مجھے اس کے بعد جانے دو گے۔ کاشان ایرک کی آنکھوں میں اترا خون دیکھ کے ڈر سے بولا۔

بتاؤ جلدی کرو۔ ایرک چیخا

براک نے۔ براک نے کہا تھا یہ سب کرنے کو۔ میں نے اسے منع بھی کیا تھا۔

ایرک کو پہلے ہی براک پہ شک تھا وہ لوفر لڑکا کسی سے محبت تو کر ہی نہیں سکتا۔

کیوں کیا یہ سب آیت کے ساتھ؟

وہ براک سے محبت کر بیٹھی تھی اور براک کہتا ہے میں شادی وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتا تو کچھ ایسا کرو کہ میری اس سے جان چھوٹ جائے۔

ایرک نے ایک بار پھر ہاکی کاشان کو ماری۔

ایک معصوم لڑکی کی زندگی خراب کردی تم دونوں نے۔ شرم نہیں آئی ذرا بھی۔

پلیز مجھے معاف کردو۔ کاشان نے ہاتھ جوڑے۔

میں کون ہوتا ہوں تمہیں معاف کرنے والا۔ آیت سے معافی مانگنا۔

یہ بتاؤ براک کہاں ملے گا؟ ایرک نے پوچھا

وہیں مارگلہ پہاڑیوں کے پاس گھومتا رہتا ہے یا کبھی کسی بار میں پایا جاتا ہے۔

کیوں تم مجھے یاد آرہی ہو؟ براک نشے کی حالت میں بول رہا تھا۔

محبت، محبت تو میں نے تم سے کی ہی نہیں تھی آیت۔ آج تک میری زندگی میں ہزار لڑکیاں آئیں۔ میں نے سب کو چھوڑا۔

لڑکی تو بس یوز کرنے کی چیز ہوتی ہے ایک سے دل بھرے تو دوسری، وہ خود سے باتیں کررہا تھا۔

مجھے کبھی کسی لڑکی کی یاد نہیں آئی۔ لیکن تمہاری کیوں۔۔؟ کیوں آیت اور پھر تم نے شادی بھی کرلی۔

یہ تھی تمہاری محبت۔۔؟ وہ ہسنے لگا پاگلوں کی طرح کہ بار میں موجود لوگ اس کو دیکھنے لگے۔

اگر تمہیں مجھ سے محبت تھی تو میرے پیار میں زندگی گزار دیتی شادی کیوں کرلی؟ بولو جواب دو؟

ہستے ہستے وہ رونے لگا۔

**

آیت کو ایرک کے ساتھ آئے ہوئے تقریباً تین مہینے ہو گ ئے تھے۔

اب اس نے بھی بار بار رونا چھوڑ دیا تھا۔

زینب کے ساتھ کافی اچھا وقت گزرتا تھا آیت کا۔ جیسے اسے اس کی ماں مل گئ ہو۔

ایرک بھی آیت کے ساتھ نارمل ہی رہتا تھا جیسے وہ چاہتی تھی ویسے ہی۔۔ ایرک نے ابھی تک آیت سے اپنا حق وصول نہیں کیا تھا۔اور آیت اسی میں خوش تھی۔

اور محبت تو وہی ہوتی ہے ناں کہ اپنا دل مار کے اپنی محبت کی تابعداری کی جائے۔

اور محبت نبھانا ایرک سے بہتر کون جانتا تھا۔۔؟

"ایرک نے تو خاموش عشق کیا تھا۔"

ان تین مہینوں میں آیت کے دل میں اپنے رشتوں کے لیے نفرت بہت بڑھ گئ تھی۔

اب اسے کوئ بھی نہیں چاہئے تھا۔نہ ابو، بھائ،اور براک۔۔؟

براک کے نام پہ اس نے ایک لمبا سانس لیا۔ہاں اب مجھے براک بھی نہیں چاہئے۔

اب آیت ابراہیم کو براک تم سے نفرت ہے "شدید نفرت"

ایرک آفس سے گھر آیا تو آیت نے کھانا لگایا زینب سو چکی تھیں۔

آیت کھانا لگا کے جانے لگی تو ایرک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

میرے ساتھ بیٹھ کے کھانا تو کھا ہی سکتی ہو نا تم؟

یاں اتنی نفرت ہے کہ کھانا بھی نہیں کھانا چاہتی۔۔

آیت خاموشی سے بیٹھ گئ۔ چند لمحے کے لیے اسے ایرک کے لیے دل سے برا لگا۔

اس سارے واقعے میں ایرک تو بے قصور تھا۔اس نے تو ہمیشہ میرا ساتھ دیا میں کتنا غلط کر رہی ہوں ایرک کے ساتھ۔

اور یہ وہ لمحہ تھا جب آیت کے دل میں ایرک کے لیے نفرت کی جگہ ہمدردی اور دوستی نے لے لی۔

میں نے صبح کسی کام سے اسلام آباد جانا ہے۔ تم تیار رہنا۔

میرا کیا کام ؟؟ آیت بولی

آپ کا کام ہے تو آپ جاؤ، میں انٹی کے ساتھ رہ لوں گی۔

جانتا ہوں تم میرے بغیر خوشی سے رہ لو گی۔ آیت کے دل کو کچھ ہوا۔

میں اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ ماما نے بھی کہیں جانا ہے تو تمہیں گھر میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ایرک نے بتایا۔

اوکے میں تیار ہو جاؤں گی۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ آیت نے پوچھا۔

ایرک جو کوئی بک پڑھ رہا تھا اس کی طرف متوجہ ہوا۔ایرک دیکھ رہا تھا کہ آیت پہلے سے کافی چینج ہو گئ ہے اور آج تو خوش بھی ہے۔ ایرک کو آیت کا ایسے پہلی بار مخاطب کرنا بہت اچھا لگا۔

نہیں۔۔! میں آپ سے بھلا کیوں ناراض ہوں گا۔

لیکن آپ ہیں۔ آیت دوبارہ بولی۔

نہیں۔۔ آپ کو کیوں لگا کہ میں آپ سے ناراض ہوں۔

کیونکہ آپ اب مجھے۔۔ آیت خاموش ہو گئ۔

کیا آپ کو؟؟ ایرک نے پوچھا۔ جب کہ وہ جانتا تھا کہ وہ کیا بولنا چاہتی ہے۔

نہیں کچھ نہیں۔ بس ایسے ہی۔ آیت شرم سے لال ہو رہی تھی۔

آیت کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اب کیا بولے۔

ایرک آیت کو پہلی بار اس روپ میں دیکھ رہا تھا۔ اور اس نے جانا کہ وہ تو ہر روپ میں حسین ترین لگتی ہے۔

سوری میں بات بھول گئ۔ آیت اپنے سوال کرنے پہ شرمندہ ہوئ۔ جب آٹھ کے جانے لگی تو ایرک نے آیت کا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنے پاس بٹھایا اور بہت پیار سے اسے گلے لگایا۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ سکون چاہتی ہے۔

آیت بھی بغیر کچھ کہے ایرک کے گلے لگ گئ۔

میں آپ کی ہر بات کہے بغیر بھی سمجھ جاتا ہوں۔ ایرک نے آیت کے کان میں سرگوشی کی۔

اور آیت ہنسنے لگی۔

**

ابو تین مہینے ہو گئے آیت کی خبر ہی نہیں کوئی۔ فہد دکھ سے بولا

ابو آیت کو معاف کردیں وہ آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

اور جو اس کی وجہ سے مجھے ذلت آٹھانی پڑی اس کا کیا؟ ابراہیم ٹوٹ چکے تھے۔

انہیں آیت سے کبھی اس چیز کی امید نہیں تھی۔

ابو آپ خود کو بھی تو دیکھیں دن بہ دن بیمار ہوتے جا رہے ہیں۔

بیٹا بس اب تو موت کا انتظار ہے، زندہ لاش تو میں پہلے ہی بن چکا ہوں۔

ابو پلیز ابو مجھے معاف کردیں۔ زارا ابراہیم کی یہ خالت دیکھ کے رونے لگی۔

جب سے آیت گئی تھی اس گھر کی تو خوشیوں کو نظر لگ گئی تھی گھر کم اور وہ ویران کھنڈر زیادہ لگتا تھا۔

ابو میں نے بھی آپ کو بہت تنگ کیا ہے ناں۔ مجھے معاف کردیں ابو پلیز۔

ابراہیم نے زارا اور فہد دونوں کو گلے لگایا۔ لیکن آیت کی کمی کو تو کوئی پورا نہیں کر سکتا تھا۔

جیسے جیسے اسلام آباد قریب آتا جا رہا تھا آیت کا دل ڈوب رہا تھا۔

گبھراؤ مت! میں ہوں تمہارے ساتھ اور تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔ ایرک نے سکون سے بتایا۔

کیا سرپرائز ہے؟ آیت نے فوراً پوچھا۔

وہ تمہیں خود ہی پتا چل جائے گا بس ویٹ کرو۔

اسلام آباد پہنچ کہ ایرک گاڑی سے اتر کے کسی کام سے باہر گیا۔

تم بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔

آیت گاڑی میں ہی بیٹھی رہی۔جب اچانک اس کی نظر سامنے کھڑے براک پہ پڑی۔وہ سانس لینا بھول چکی تھی۔

وقت جیسے تین مہینے پیچھے چلا گیا۔وہ اپنا ہوش بھول کہ گاڑی سے اتر کے سامنے کھڑے براک کے پاس چلی گئی۔

آیت تم۔۔؟ براک اسے ایسے دیکھ کے بہت خوش ہوا۔

آیت۔۔ تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کتنا مس کیا ہے؟ براک فوراً سے بولا۔

جب کہ آیت کی نظر براک کے ساتھ کھڑے کاشان پر پڑی۔

جو سچ سامنے آنے والا تھا وہ بہت بیانک تھا لیکن آج آیت کو سچ جاننا ہی تھا چاہے اس کے بعد اس کا دل کبھی نہ جڑنے کے لیے ٹوٹ جاتا۔

یہ تو۔۔وہی لڑکا ہے نا۔؟ آیت نے بولنا شروع کیا۔

تم وہی ہو نا جو اس دن ہوٹل میں مجھ پہ جھوٹے الزام لگا کر گئے۔

آیت میں تمہیں بتاتا ہوں۔آو میرے ساتھ۔ براک نے آیت کا ہاتھ پکڑنے کے لیے ہاتھ اگے بڑھایا ہی تھا کہ آیت نے ایک زوردار تھپڑ براک کے منہ پہ مارا۔

خبر دار! جواب مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو۔آیت نہیں جانتی تھی اتنی ہمت اس میں کیسے آ گئی۔

یہ تمہارا دوست ہے؟؟ آیت نے پوچھا۔

آیت میں تمہارے ہزار تھپڑ کھانے کو تیار ہوں پلیز پہلے میری بات تو سنو۔

جی میں براک کا دوست ہوں کاشان۔

آیت کو لگا جیسے اس کے سر پہ کسی نے آسمان گرا دیا ہو۔

اور تم سے۔۔ تم سے کس نے کہا تھا سب کرنے کے لیے؟؟

کاشان خاموش رہا۔

بتاؤ۔آیت چیخی۔

میں بتاتا ہوں آیت تمہیں۔پہلے غصہ تو ٹھنڈا کرو۔

کاشان میں نے کہا ہے بتاؤ تمہیں کس نے کہا میرے ساتھ یہ سب کرنے کو؟

براک نے۔۔ آیت کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا۔

براک نے۔۔؟ آیت نے دوبارہ پوچھا

جی۔۔! کاشان نے بتایا اور ادھر سے چلا گیا۔

گرم گرم سیال اب اس کا چہرہ، گردن بھگونے لگا۔

آیت میں اب سچ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔میرا یقین کرو۔

براک نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

محبت کی بات تمہارے منہ سے اچھی نہیں لگتی براک۔

میں نے تم سے اتنا پیار کیا اور تم نے مجھے یہ صلہ دیا۔ آیت کو پہلی بار خود پہ غصہ آیا۔

مجھے دکھ ہے کہ میں نے تم جیسے انسان کے لیے اپنا آپ برباد کر دیا۔ جو اس قابل ہی نہیں۔ یہ کہہ کے آیت چلی گئ۔

آیت میری بات تو سنو۔ میں سچ میں بدل گیا ہوں۔ براک نیچے زمین پہ بیٹھ کے رونے لگا۔

ایرک گاڑی کے پاس واپس آیا تو آیت کو وہاں نہ دیکھ کے پریشان ہوا۔

سامنے براک زمین پہ بیٹھا رو رہا تھا۔ ایرک براک کے پاس گیا۔

آیت کہاں ہے؟

وہ چلی گئ۔ براک نے روتے ہوئے بتایا۔

کہاں گئ؟

اس کی زندگی خراب کر دی تم نے اب اگر اسے کچھ بھی ہوا نا براک تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔

یہ کہتے ہی ایرک بھی آیت کو ڈھونڈنے چلا گیا۔

شام ہو چکی تھی لیکن آیت کا کچھ آتا پتا نہیں تھا۔

ایرک نے جگہ جگہ جا کے دیکھا۔ کہاں ہو آیت؟

پلیز واپس آجاؤ۔

اللہ میری آیت کی حفاظت کرنا۔ اس کو اور درد نہ دینا۔

جب اچانک ہی سامنے سے تیز گاڑی آتی دیکھائی دی شاید اس گاڑی کے بریک فیل ہو چکے تھے۔

سامنے ہی پٹرول پمپ پہ آیت بیٹھی نظر آ گئی۔ ایرک نے آیت کو دور سے دیکھا۔

آیت۔۔! اس سے پہلے کے ایرک آیت کے پاس پہنچتا، گاڑی تیز جھماکے سے پٹرول پمپ سے ٹکرائی اور ہر طرف آگ لگ گی۔

آیت۔ ایرک دیوانہ وار چیخا اور بھاگتا ہوا پٹرول پمپ کے پاس جانے لگا۔

کہ براک نے اسے روکا وہ جل چکی ہے تم اندر مت جاؤ اب۔

میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ جائے گی تو مجھے بھی اس کے ساتھ ہی جانا ہے۔ ایرک بھاگ کے آگ میں گھس گیا۔

کیا ایسی ہوتی ہے محبت؟؟

کہ انسان خود کو بھول جائے بس اگلے کا سوچے۔ آیت میں بہت بدقسمت ہوں میں نے تمہیں کھو دیا۔

**

ڈاکٹر میری بیوی کی حالت بہت سیریس ہے جلدی سے اس کا ٹریٹمنٹ کریں۔

ایرک آیت کو گود میں اٹھا کہ ہاسپٹل لایا۔جو کہ جگہ جگہ سے جل چکی تھی۔

کیا ہوا ہے؟

یہ سب کیسے ہوا؟

فہد،ابراہیم زارا مہک سب ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔

فہد نے تو ایرک کو کبھی روتے نہیں دیکھا تھا وہ تو ایک hêart less انسان تھا۔اور آج۔۔!

آج وہ فہد کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رو دیا۔

دعا کرو فہد میری آیت کو کچھ نہ ہو۔ورنہ میں مر جاؤں گا فہد۔

فہد بھی حوصلہ ہار چکا تھا۔انشاللہ کچھ نہیں ہو گا آیت کو۔

ابراہیم بھی رو رہے تھے اور وہ تو خود سے شرمندہ تھے کہ انہوں نے اپنی بیٹی پہ یقین کیوں نہیں کیا؟

کیوں اس کو اندھیرے میں دھکیل دیا۔؟

وہ خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہے تھے۔

چار گھنٹے بہت سیریس ہیں پیشنٹ کے لیے۔ڈاکٹر نے آ کے بتایا۔

باقی آپ لوگ دعا کریں۔

ایرک مسجد گیا۔وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔

دعا کے لیے جب ہاتھ اٹھائے تو آنسو بہنے لگے۔

اے اللہ میری آیت کو زندگی دے دے۔ یااللہ میری آیت کو مجھے واپس کر دے اس کو مجھ سے نہ چھین۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنی آیت کو مانگتا ہوں اس کے بعد کبھی کچھ نہیں مانگوں گا بس مجھے میری آیت چاہئے۔

اے اللہ تو تو جانتا ہے ناں میرے پاس آیت کے علاوہ اور کوئ قیمتی چیز نہیں ہے پلیز اللہ جی۔ وہ سجدے میں جا کہ رونے لگا۔

Mubark ho!

آپ کی پیشنٹ اب بلکل ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر کہہ کے جا چکا تھا۔

سب نے شکر کا سانس لیا۔

تھوڑی دیر بعد آیت کو روم میں شفٹ کر دیا گیا۔

ایرک آیت کے پاس گیا۔ تم بہت ظالم ہو آیت۔ کوئ اتنا کیسے ہرٹ کر سکتا ہے کسی کو۔ ایرک نے منہ بنا کے شکوہ کیا۔

آیت مسکرا دی۔ آج اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے اتنی محبت دیکھ کے آیت کو سکون ملا۔

"بے شک اللہ کے فیصلے انسان کے فیصلوں سے کئ گناہ بہتر ہوتے ہیں۔"

آیت کو اس بات کی سمجھ آج آگئ تھی۔

ابراہیم اندر آئے۔ ان کی آنکھوں میں کیا نہیں تھا۔۔؟

ندامت، پیار، فکر، شرمندگی، وہ رونے لگے آیت بھی رونے لگی۔

مجھے معاف کردو بیٹا ابراہیم نے ہاتھ جوڑے۔ میں تمہیں سمجھ نہیں سکا پلیز مجھے معاف کردو۔

نہیں ابو ایسا نہ کریں۔ میں نے آپ کو معاف کیا۔

آیت ابراہیم کے گلے لگ گئ۔ وہ دونوں رونے لگے۔

یہی سکون تو آیت کو چاہیۓ تھا جو صرف باپ کے گلے لگ کے ہی مل سکتا ہے۔

**

ایرک کہاں ہو تم؟ کبھی اپنی ماما کو بتانا بھی ضروری سمجھ لیا کرو۔

ماما آیت کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے میں اسلام آباد ہسپٹل میں ہوں۔

کیاااا؟ کیسے ہوا؟ کیا وہ ٹھیک ہے؟ زینب فکرمندی سے پوچھنے لگی۔

جی اب بہتر ہے وہ ڈاکٹر چھٹی دیں گیں تو ہم آجائیں گیں۔ آپ پریشان مت ہوں۔

اوکے خیال رکھنا اپنا بھی اور آیت کا بھی۔

*

آیت ڈاکٹر نے تمہیں ڈیسچارج کر دیا ہے اب تم گھر جا سکتی ہو۔

ابراہیم نے بتایا کیونکہ چار دن سے وہ ہاسپٹل میں ہی تھی۔

اوکے ابو! لیکن میں ایرک کے ساتھ جانا چاہتی ہوں واپس اپنے گھر۔

وہاں بیٹھا ہر شخص خاموش ہو گیا۔

اچھا انکل ہم چلتے ہیں پھر کبھی آپ کی طرف آئیں گیں۔ ایرک نے اجازت چاہی۔

اوکے بیٹا۔ آیت کا خیال رکھنا یہ کہنے کی انہیں ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ وہ جانتے تھے آیت جس کے ہاتھوں میں ہے وہ اپنی جان سے زیادہ فکر آیت کی کرتا ہے۔ ابراہیم پرسکون ہوئے۔

آیت سب سے ملی اور گھر کے لیے وہ لوگ نکل گئے۔

میں نے تمہیں کہا تھا براک کے اس کے ساتھ ایسا مت کرو۔ کاشان افسوس سے بولا۔

لیکن اب تو میں بدل گیا ہوں ناں۔ براک کے لہجے میں بے بسی تھی۔ اس کو بولو پلیز میرے پاس واپس آجائے۔

واہ براک واہ، کیا وہ کوئی کھلونا ہے؟ کہ جب تم چاہو گے اس کو اپنی زندگی سے نکال دو گے اور جب چاہو گے واپس لے آؤ گے۔

کاشان کو براک پہ غصہ آیا۔

نہیں میں اسے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ مجھے اب کسی بھی قیمت پہ اس کو اپنا بنانا ہے۔

بے وقوفی مت کرنا براک اب کوئی بھی۔ آیت تمہاری اب کبھی نہیں ہو سکتی۔

ٹھیک ہے اگر وہ میری نہیں ہو سکتی تو میں اس کو کسی اور بھی نہیں ہونے دوں گا۔

کاشان کو اس وقت وہ کسی پاگل سے کم مت لگا۔

پچھتاؤ گے براک تم۔ کاشان نے اس کو سمجھایا۔

پچھتا تو میں پہلے ہی رہا ہوں کاشان۔اب بس مجھے آیت کو حاصل کرنا ہے یہ کہہ کے وہ چلا گیا۔

ناجانے وہ کیا سوچ رہا تھا۔۔۔؟

**

آرام سے۔۔!آرام سے بیٹھو بیٹا ادھر۔زینب نے آیت کو پکڑ کے بٹھایا۔

اب کیسی طبعیت ہے بچے آپ کی؟

جی انٹی ٹھیک ہوں۔۔!آیت مسکرا کے بولی۔

لیکن ابھی زیادہ چلنا پھرنا نہیں ہے۔مکمل ریسٹ کرنا ہے۔ایرک آیت کی دوائی لا کے بولا۔

چلو اب یہ medicnes لو۔پھر سونا بھی ہے۔

وہ اس کا بچوں جیسے خیال رکھ رہا تھا اپنا آپ تو وہ کب کا بھول چکا تھا۔

آیت ایرک کو دیکھ کے مسکرائی۔نہیں ابھی مجھے دوائی نہیں کھانی۔یہ بہت کڑوی ہے۔

کھانی تو پڑے گی ناورنہ ٹھیک کیسے ہو گی۔چلو اب منہ کھولو جلدی سے۔

ایرک نے آیت کو دوائی کھلائی اس کے بعد آٹھا کے روم میں جانے لگا۔

آیت شرمائی۔انٹی دیکھ رہیں ہیں ایرک مجھے نیچے اتاریں میں اب کافی ٹھیک ہوں خود چل سکتی ہوں۔

زینب دونوں کو ایسے دیکھ کے ہسنے لگی۔نہیں بیٹا میں نہیں دیکھ رہی۔وہ شرارت سے بولیں۔

ایرک نے قہقہ لگایا۔آیت مزید شرمائی۔

بیگم جی اب جب تک آپ بلکل ٹھیک نہیں ہو جاتیں تب تک تو آپ کو میری قربت برداشت کرنی ہی پڑے گی۔

یہ کہہ کے وہ روم میں جانے لگا۔آیت ایرک کو اتنے پاس سے پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

اس ٹائم وہ اس کی بانہوں میں تھی۔

ماتھے پہ آئے بکھرے بال، سنہری آنکھیں، باتوں میں ایک ٹھہراؤ وہ ہر طرح سے ایک پرفیکٹ انسان تھا۔اور بہت خوبصورت بھی تھا۔

کیا میں زیادہ پیارا لگ رہا ہوں ؟؟ایرک نے آیت کو خود کی طرف دیکھنے پہ پوچھا۔

آیت نے نظریں چرائیں۔ نہیں میں نے تو ایسا نہیں کہا۔

ہمم آپ نے تو نہیں کہا لیکن آپ کی آنکھیں تو بہت کچھ کہہ رہیں ہیں۔

کیا کہہ رہیں ہیں میری آنکھیں ؟آیت ابھی تک ایرک کی بانہوں میں ہی تھی یہ جانے بغیر کے وہ کب سے روم میں آچکی ہے اور ایرک نے اسے گود سے نہیں اتارا۔

آپ کی آنکھیں۔۔؟ایرک تھوڑی دیر آیت کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

پھر کبھی بتاؤں گا۔اس نے بات ٹالی۔

کیوں ؟؟ابھی بتائیں۔آیت کو ایرک سے باتیں کر کے مزہ آرہا تھا۔

کیا سچ میں آپ کو ابھی جاننا ہے ؟؟ایرک نے شرارت سے پوچھا۔

جی۔۔!

ایرک نے بہت نرمی سے آیت کے گال کو چھوا۔آیت شرما کے ایرک کے سینے میں منہ چھپا گئ۔

ایرک نے اسے بیڈ پہ لیٹایا اس کے گرد بازو حائل کیے اور خود بھی لیٹ گیا۔

پتا نہیں ایسا کیا تھا اس شخص میں جو میں اس کی طرف کھینچی جاتی ہوں ایک الگ سا سکون تھا جو آیت کو ایرک کی قربت میں ملتا تھا۔

یہ سوچتے سوچتے ہی وہ کب نیند کی وادیوں میں کھو گئ اُسے پتا ہی نہ چلا۔

تم میرے لیے بہت قیمتی ہو آیت میری اپنی جان سے بھی زیادہ۔! ایرک نے آیت کا کان میں سرگوشی کی۔

**

میں ایرک ملک کا سارا بائیو ڈیٹا نکال لیا ہے باس۔

ہمم۔۔۔!

باس اس نے شادی کرلی ہے۔۔!

ارے واہ شادی بھی کرلی۔ ہمم چلو پھر کھیل کھیلنے کا مزہ ڈبل آئے گا۔ کوئ کمینگی سے ہنسا۔

جی باس۔یہ کہہ کے وہ لڑکا چلا گیا۔

ایرک ملک۔۔۔! تم سے ملنے کا بہت انتظار کیا ہے۔ بیس سال۔۔؟

بیس سال تم سے ملنے کا انتظار۔۔!

مجھے امید ہے تمہیں بھی مجھے دیکھ کے بہت خوشی ہو گی۔۔۔!

**

ابو ہمیں ایک بار آیت کے گھر جا کے اس سے ملنا چاہئے دو ہفتے ہو گ ئے ہیں اسے ہاسپٹل سے گ ئے ہوئے۔

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو فہد۔ چلو ایرک کو کال کر کے بتا دو کہ ہم آج آیت سے ملنے آئیں گیں۔

مہک، زارا تم لوگ بھی تیار ہو جاؤ ہم نے آج آیت کے گھر جانا ہے۔

جی ابو۔۔!

**

ماما آپ کو پتا ہے آیت کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ زرنش نے خدیجہ کو بتایا۔

چلو اچھا ہے مر جائے گی تو تمہاری شادی میں ایرک سے کروا دوں گی۔ خدیجہ حقارت سے بولی۔

نہیں ماما۔۔! اب مجھے ایرک نہیں چاہئے۔۔ وہ آیت سے محبت کرتا ہے اور میں اس کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں ماما۔ زرنش بولتے بولتے رونے لگی۔

اس نے کبھی مجھے پسند کیا ہی نہیں ماما۔ یہ آپ تھیں جس نے مجھے بول بول کے بچپن سے میرے دل میں ایرک کی محبت ڈالی۔

وہ تھک چکی تھی ایرک کے پیچھے پیچھے بھاگ کے۔

مجھے سمجھ آ گئی ہے ماما آپ زبردستی کسی کے جسم پہ تو قبضہ کر سکتے ہیں لیکن روح پہ نہیں۔۔

اور ایرک کا دل، روح بس آیت کے نام پہ خوش ہوتی ہے۔ وہ بے بسی سے مسکرائی۔

خدیجہ اپنی بیٹی کو دیکھ کے دکھی ہوئیں۔

میں ایرک کی محبت سے شاید ہی کبھی موون آن کر سکوں لیکن اب میں اس کو پریشان نہیں کروں گی۔

اور آپ تیار ہو جائیں ہمیں آیت کی عیادت کے لیے جانا ہے۔ یہ کہہ کے وہ چلی گئ۔ اس کا دل ٹوٹ چکا تھا لیکن اس نے صبر کرنا سیکھ لیا تھا۔

آیت تیار ہو چکی تھی آج ان دونوں نے میچنگ کی تھی۔

آیت بلیک کلر کے سوٹ میں کافی حسین لگ رہی تھی۔ اور ایرک نے بھی بلیک شرٹ پہن رکھی تھی۔

وہ دونوں ایک ساتھ شیشے کے اگے کھڑے ہوئے تو یک دم ایرک کے منہ سے نکلا۔

Perfect...❤

وہ دونوں ایک دوسرے کو مکمل کرتے تھے اور ایک دوسرے کے بغیر ادھورے تھے۔

ایرک نے آیت کو گلے لگایا۔

I am honoured...!

آیت ایرک کے اتنے پیار پہ ہمیشہ خود پہ رشک کرتی تھی۔

آپ سے ایک بات پوچھوں؟آیت نے ایرک کو مخاطب کیا۔

جی جناب پوچھیے۔۔!

آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں؟؟آیت آنکھوں میں چمک لیے پوچھ رہی تھی۔

میں۔۔؟

جی آپ ہی۔۔

میں تو خود سے بھی زیادہ شاید بیان کرنا مشکل ہے۔ایرک نے آیت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

سچ میں۔۔؟آیت نے اگلا سوال کیا۔

ہاں جی میری جان سچ مچ۔۔!ایرک نے خوشی سے بتایا۔

I love you...!

آیت ہنس دی۔۔!

ویسے میں سوچ رہا ہوں۔۔آپ اس بلیک کلر میں اتنی پیاری لگ رہیں کہ میرا دل کر رہا ہے آپ کو باہر ہی نہ جانے دوں۔

نظر لگ جائے گی۔

آپ میرے ساتھ ہیں تو مجھے کسی کی نظر نہیں لگ سکتی۔آیت بھی خوشی سے بولی۔

ایرک نے آیت کو پیچھے سے ہگ کیا۔

آیت شرم سے لال ہو رہی تھی۔

Am I...?

ایرک نے آیت کے کان میں سرگوشی کی۔

آیت کی ہنسی ایرک کے کانوں میں گونجی۔

ایرک نے آرام سے آیت کی گردن پہ لب رکھ دیے۔

ایرک۔۔۔آیت نے پکارا

ششش میری جان۔ابھی کچھ مت بولو۔پھر ایرک نے آیت کے شہ رگ پہ کس کی۔

آج سے تم صرف میری ہو آیت۔صرف میری۔۔!

آیت کھلکھلائی تھی۔

اب وہ اس کے لب پہ لب رکھ چکا تھا۔

ایرک باہر مہمان آنے والے ہیں۔آیت نے اسے یاد کروایا۔

چپ کر جاؤ بس۔چھوڑو دوسروں کو،میری سنو بس،میری فکر کیا کرو۔باقی سب بھول جاؤ،بس میرے بارے میں سوچو۔

ایرک کا یہ روپ آیت پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

اس کے بالوں میں منہ چھپاتا وہ دھیرے دھیرے اسے ہوش کھونے پہ مجبور کر رہا تھا۔

آیت بھی بھول چکی تھی کہ باہر مہمان آنے والے ہیں بس یاد تھا تو یہ کہ اس وقت وہ ایرک کی بانہوں میں ہے۔

اپنے لبوں پہ، چہرے پہ، گردن پہ وہ ایرک کا لمس محسوس کر رہی تھی اور ایرک بھی اسے کسی اور دنیا میں لے گیا۔ جہاں صرف ایرک اور آیت ہی تھے کسی اور کی گنجائش نہیں تھی۔

وہ اس کے وجود پہ راج کرتا اپنا آپ کھو چکا تھا۔

آیت کو بھی اپنا آپ ایک انمول چیز سے کم نہ لگا۔۔۔!

آیت کے گھر والے آ چکے تھے، اور زرنش اور اس کی ماما بھی آیت کی عیادت کے لیے آئیں تھیں۔

سب ہال میں بیٹھ کے باتوں میں مصروف تھے کہ جب فہد نے آیت کے کان میں سرگوشی کی۔

آیت۔۔؟

جی بھائی۔۔۔!

یار یہ لڑکی تو بہت پیاری۔ اب ذرا اپنے بھائی کا بھی سوچو ناں۔۔

فہد زرنش کو دیکھ کے بولا۔

اچھووووو۔۔! آیت کو وہاں بیٹھے اس کی بات سے ہنسی آ گئی۔

سب آیت کی طرف دیکھنے لگے۔

کیا ہوا آیت؟ زینب نے پوچھا۔

نہیں کچھ نہیں انٹی ویسے وہ فہد مزاق کر رہا تھا کوئی تو بس اسی لیے۔ آیت شرمندہ ہوئی۔

ویسے ابراہیم بھائی آپ کی بیٹی ماشاءاللہ سے بہت پیاری ہے۔زینب نے تعریف کی۔

ابراہیم آیت کو ایسے خوش دیکھ کے بہت خوش ہوئے۔

چند لمحے کے لیے آیت نے ایرک کو دیکھا۔

اب یہ آنکھیں تو ہر وقت ایرک کو دیکھنے کی ضد کرتی تھیں۔

ایرک بھی آیت کو ہی دیکھ رہا تھا۔

نظروں سے نظریں ملیں۔۔ایرک نے آیت کو آنکھ ماری۔

جس سے آیت نے شرما کے سر جھکا لیا۔

**

ویسے آپ کرتی کیا ہیں؟ فہد نے زرنش سے پوچھا جو کہ باہر لان میں اکیلی بیٹھی تھی۔

میں لوگوں کا سر کھاتی ہوں۔وہ جل کے بولی۔

ارے وہ تو مجھے پتا ہے آپ کو دیکھ کے ہی اندازہ ہو گیا تھا۔اس کے علاوہ۔۔؟ فہد نے مزید اس کو جلایا۔

کیا مسئلہ ہے آپ کو؟ زرنش تپ کے بولی۔

مسئلہ تو نہیں ہے۔۔لیکن آپ چاہئیں تو ہو بھی سکتا ہے۔

ویسے ماشاءاللہ سے یہ ٹھرک پن کافی کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا ہے آپ میں۔

کیوں آپ کو بھی چاہیے کیا؟ فہد نے چھیڑا۔

ہاہاہاہاہا۔زرنش اس انسان کی باتیں سن کے ہسنے لگی۔

آپ کو کسی نے بتایا؟

کیا۔۔؟زرنش نے پوچھا

کہ آپ ہستے ہوئے ایک پری لگتی ہیں۔

زرنش کی ہنسی کو بریک لگی۔

پھر اٹھ کے وہاں سے چلی گئ۔

یہ پہلا انسان تھا جس نے زرنش کی ایسے دل سے تعریف کی تھی۔ہستے میں بھی اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اچھا اب ہم لوگ چلتے ہیں۔ابراہیم بولے۔

اتنی جلدی ابو۔۔؟آیت اداسی سے بولی

بیٹا اب آپ انا ایرک کے ساتھ اپنے گھر۔

جی ضرور ابو۔آیت ابراہیم کے گلے لگ گئ۔

پھر فہد سے ملی اور پھر زارا اور مہک سے۔

زارا اور مہک دونوں نے آیت سے معافی مانگ لی تھی اور آیت معاف بھی کر چکی تھی۔

" کبھی کبھی انسان کو چھوٹا ہو کہ بھی بڑا پن دکھانا چاہیے "

اللہ خافظ ! فہد زرنش کے پاس آ کے بولا۔

جی اللہ حافظ۔

ویسے میرا دل اداس ہو رہا ہے۔

کیوں ؟زرنش نے پوچھا۔

آپ سے دور جانے کو دل نہیں کر رہاناں۔۔فہد نے اتنی معصومیت سے کہا کہ زرنش مسکرانے لگی۔

ہستی رہا کریں بہت پیاری لگتیں ہیں۔

اب وقت آگیا ہے ایرک ملک۔۔تم سے ملنے کا۔۔!

سر آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔

ٹھیک ہے اندر بھیج دو۔ایرک لیپ ٹاپ میں مصروفیت سے بولا۔

اوکے۔۔

کیسے ہو؟جو اندر داخل ہوا اس نے ایرک کا حال پوچھا۔

اس آواز نے ایرک کو چونکنے پہ مجبور کر دیا۔

تم؟تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ایرک غصے میں آیا۔

آرام سے بیٹا اپنے باپ کا ذرا لحاظ ہی رکھ لو ملک میر مسکرایا۔

میں نے کہا آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟

بیٹا میں تم سے صلح کرنا چاہتا ہوں۔

ہاہاہاہاہ۔ صلح؟ بیس سال بعد آخر آپ کو صلح کا خیال کیسے آگیا؟

بس آگیا ہے ناں، تمہاری ماں کیسی ہے؟

خبردار جو دوبارہ آپ نے ماما کا پوچھا بھی تو۔ ہم آپ کے لیے تب ہی مر گئے جب آپ ایک لڑکی کے لیے مجھے اور میری ماں کو چھوڑ کر گئے۔

اتنا غصہ مت کرو ایرک۔ تمہارا نقصان ہو سکتا ہے۔

میں کسی نقصان سے نہیں ڈرتا۔ آپ کر لیں جو آپ نے کرنا ہے۔

ہمممم۔ سنا ہے تم نے شادی بھی کر لی ہے۔ مجھے میری بہو سے نہیں ملواؤ گے؟ ملک بولا۔

دفعہ ہو جائیں یہاں سے ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ آپ مجھ سے عمر میں بڑے ہیں۔

ابھی تو جا رہا ہوں لیکن پھر آوں گا۔ یہ کہتے ہی ملک وہاں سے نکل گیا۔

**

اٹھو براک یہ تم نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے؟ کاشان کو براک پہ ترس آیا۔

کاشان میں آیت کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ وہ میرے ذہن سے نکلتی ہی نہیں ہے۔ مجھے یہ بات سکون نہیں لینے دیتی کہ وہ کسی اور کی ہو چکی ہے۔

میں نے تمہیں روکا تھا ناں کہ ایسے نا کرو۔ اب بھول جاؤ آیت کو۔ موون آن کرو۔

نہیں میں اس کے پاس جاؤں گا۔اس سے معافی مانگوں گا مجھے یقین ہے وہ معاف کر دے گی کیونکہ

وہ اپنے شوہر سے محبت نہیں کرتی مجھ سے کرتی ہے۔

اور لڑکیاں اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھولتیں۔

تم ایک بار پھر بے وقوفی کرنے جا رہے ہو براک۔کاشان بولا۔

تو کیا کروں؟؟ وہ چیخا۔میرا بس نہیں چل رہا کہ میں اپنے دل کو نکال کے پھینک دوں۔کیوں؟؟

آکر کیوں مجھے اس سے تب محبت ہوئی جب وہ میری دسترس سے دور ہو چکی تھی۔کیوں؟؟

تب مجھے اس سے محبت ہو جاتی جب وہ میرے پاس تھی تو کتنی خوبصورت ہماری زندگی ہو جاتی۔وہ مسکرایا۔

اب میرا دل کرتا ہے وہ میری ہو جائے یا میرے دل سے اس کی تمام چاہت نکل جائے میں ایسے زندگی نہیں جینا چاہتا۔وہ مسکراتے مسکراتے رونے لگا۔

اور محبت جب کسی کو برباد کرنے آئے تو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔۔!

آپ پریشان لگ رہے ہیں؟آیت ایرک کو پانی دیتے ہوئے پوچھنے لگی۔

نہیں کچھ نہیں۔۔!تم جب میرے پاس ہو تو میں کیسے پریشان ہو سکتا ہوں مائی سویٹ ہارٹ۔

آیت تمہیں پتا ہے جب میں نے پہلی بار تمہاری آواز سنی تو مجھے کیا لگا؟

جی کیا۔۔؟آیت پوری طرح سے متوجہ ہوئی۔

تب مجھے احساس ہوا کہ کچھ آوازیں بھی ذائقہ رکھتیں ہیں۔

آیت کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اتنے پیار پہ کیسے ریکٹ کرے۔

وہ آگے ہو کے ایرک کے گلے لگ گئ۔

ایرک نے بھی اس کے گرد بازو حائل کئے اور خود میں بھینچ لیا۔

آیت؟

آیت اس آواز کو منٹوں میں پہچان گئ۔

ایرک نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو سامنے براک کھڑا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ایرک غصے سے بولا۔

میں آیت سے بات کرنے آیا ہوں۔

آیت پلیز مجھے معاف کر دو۔ میرے پاس واپس آجاؤ پلیز آیت۔ براک نے منت کی۔

معاف؟؟ تم معافی کے قابل ہو؟ آیت غصے سے بولی۔

تم نے مجھ پہ ترس کھایا تھا؟ جب میں تم سے بھیک مانگ رہی تھی؟ تمہاری وجہ سے سب مجھ سے دور ہو گئے۔

نہیں آیت پلیز ایسے مت بولو۔ براک کو تکلیف ہوئی۔

ایرک خاموشی سے کھڑا رہا کیونکہ وہ چاہتا تھا آیت اپنا سارا غصہ نکال لے۔ لیکن ایرک کو ڈر بھی تھا کہیں وہ براک کے پاس واپس نہ چلی جائے۔

یہ خیال ہی ایرک کی جان لینے کے لیے کافی تھا۔

لیکن ایک بات میں میں تمہاری شکر گزار ہوں براک کہ تمہاری وجہ سے مجھے ایرک جیسا انسان ملا جو مجھ سے انتہا کی محبت کرتے ہیں اور میں بھی ان سے بہت محبت کرتی ہوں۔ آیت نے گویا اعلان کیا۔

یہ سننا تھا کہ ایرک کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھر گئ۔ اتنے عرصے میں پہلی بار آیت نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔

جھوٹ۔۔! براک چلایا یہ جھوٹ ہے تم جھوٹ بول رہی ہو تم ایرک سے نہیں مجھ سے محبت کرتی ہو میں جانتا ہوں۔ تم میرے ساتھ واپس چلو۔

محبت نہیں غلطی۔۔! محبت کی تو اب مجھے سمجھ آئ ہے کہ کیا ہوتی ہے۔ کسی کو چاہنا کیا ہوتا ہے۔ کسی کے لیے مر مٹنا کیا ہوتا ہے یہ سب میں نے ایرک سے سیکھا ہے۔

اور میں اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہوں۔ اب تم جا سکتے ہو یہاں سے اور دوبارہ کبھی میرے سامنے مت آنا۔ یہ کہتے ہی آیت نے ایرک کا ہاتھ پکڑا اور روم میں لے کے چلی گئ۔

براک ان دونوں کو جاتے دیکھتا رہا پھر جب تکلیف حد سے بڑھ گئ تو باہر آگیا۔ ادھر اس کو سانس لینا مشکل لگا۔

کیا میں نے سب کچھ کھو دیا؟

آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے وہ ایسے ہی پاگلوں کی طرح سڑک پر دوڑتا رہا۔ جب اچانک سے منہ پہ پڑنے والی لائٹ کو وہ دیکھ نہ سکا اور پھر۔۔۔۔۔۔ براک کا وجود سڑک پہ گر چکا تھا۔ خون بہہ کے سڑک پہ گر رہا تھا۔ آخری الفاظ جو اسے یاد آئے۔

میں اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہوں۔

وہ مسکرا دیا صحیح کہا تم نے آیت میں معافی کے قابل ہی نہیں ہوں اور شاید تم جیسی پاک لڑکی کی محبت مجھ پر فرض ہی نہیں کی گئی۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کے بہہ گیا اور پھر براک نے ہمیشہ کے لیے اپنا ہوش کھو دیا۔

"میں بھی کتنا عجیب ہوں

خود کو برباد کر لیا اور ملال بھی نہیں۔"

واہ بیگم بہت ہمت ہے آپ میں تو ایرک کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

جی بس یہ ہمت مجھے میرے شوہر نے دی ہے۔ آیت بھی آنکھوں میں شرارت لیے بولی۔

اچھا جی۔۔! ایرک مسکرایا

ایرک۔۔؟ آیت نے پکارا

جی ایرک کی جان۔۔ ایرک آیت کو اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔

آپ کے ہونے سے مجھ میں ہمت ہے۔آپ میرا حوصلہ ہیں۔آپ مجھ سے کبھی الگ تو نہیں ہو گیں ناں؟؟

مائی ہنی ایرک خود سے تو الگ ہو سکتا ہے لیکن اپنی پیاری سی آیت سے نہیں۔یہ کہتے ہی ایرک نے آیت کو گود میں اٹھایا اور بیڈ پہ لے آیا۔

اس کے لب پہ لب رکھ کے وہ خود کو مدہوش کر چکا تھا۔

آیت کو اپنے جسم پہ ایرک کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔ایرک نے اب آیت کی گردن میں اپنا سر چھپایا۔اور اسے دوسری دنیا میں لے گیا۔

***

آپ؟زینب ملک کو اتنے سالوں بعد دیکھ رہی تھی لیکن پھر بھی اپنا دل دھڑکتا محسوس کیا۔

کیسی ہو؟ملک نے پوچھا

یہاں کیوں آئے ہیں آپ؟

دیکھو میں سیدھی سے بات کرتا ہوں مجھے ایرک کی اپنے بزنس کے لیے ضرورت ہے چونکہ اب وہ تیس سال کا ہو چکا ہے تو اس کی ذہانت میرے بزنس کو عروج پہ پہنچا دے گی۔

آپ کو یہ کہتے ہوئے ذرا بھی شرم نہیں آئی؟اتنے سالوں بعد آپ ائے اور وہ بھی بس اپنے مطلب سے۔زینب کو صدمہ لگا۔

باتیں سن کے آیت بھی اپنے کمرے سے باہر آگئی تھی۔کیا ہوا ہے انٹی؟

او تو یہ ہے میری بہو؟ملک نے آیت کو دیکھا

ہمیشہ خوش رہو ملک نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو ایرک نے فوراً سے آ کے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر آ کر میری ماں اور بیوی سے بات کرنے کی۔ایرک کا بس نہیں

چل رہا تھا اس شخص کو اٹھا کہ باہر پھینک دے۔

کام ڈاؤن ایرک۔ملک بولا۔

افسوس ہے ویسے آپ کو بیس سال بعد بھی ہماری یاد آئی تو بس اپنے کام کے لیے۔

اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے ٹھنڈے دماغ سے سوچو اور آخر کار تم میرے وارث ہو۔

میں لعنت بیجتا ہوں آپ پر، آپ کی اس وارثت پر اور اس بزنس پر۔میرا بس چلے تو میں وہ خون

بھی کھینچ کے خود سے نکال لوں جو آپ کا ہے مجھ میں۔ایرک چلایا

پچھتاؤ گے تم۔ملک مزید بولا

دفعہ ہو جاؤ ادھر سے میں پچھتایا بھی تو تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔

ملک وہاں سے بغیر کچھ کہے چلا گیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہاں اس کی دال نہیں گلنے والی۔

"جو ایک بار آپ کو چھوڑ سکتا ہے وہ دوبارہ بھی چھوڑنے میں دیر نہیں لگاتا۔"

زرنش مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔خدیجہ زرنش کے پاس آ کے بولی۔

جی ماما کہیے؟

تمہارے لیے رشتہ آیا ہے۔ تم کہو تو میں ان کو آج کھانے پہ بلا لوں؟

زرنش کے سر پہ جیسے بمب گرا ہو وہ ہڑبڑا کے اٹھی۔

کس کا رشتہ آیا ہے؟

فہد ابراہیم آیت کے بھائی کا۔

زرنش نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگی۔

جی بلا لیں آپ زرنش کو پہلی بار شرم آ رہی تھی۔

خدیجہ کو اس کو ایسے دیکھ کے حوصلہ ہوا اوکے تم تیار رہنا وہ لوگ آ رہے ہیں۔

جی ماما۔۔! زرنش کو یک دم اپنی دنیا خسین لگنے لگی۔

**

فہد لوگ آگ ئے ہیں آیت اور ایرک بھی آئے تھے۔

جی ماما میں بھی بس ready ہو گئی۔ زرنش نے پہلی بار سوٹ پہنا تھا پنک کلر کی شارٹ قمیض اور ڈوپٹہ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ماشااللہ میری بیٹی کو کسی کی نظر نہ لگے۔۔ اچھا میں باہر جا رہی ہوں تم بھی آ جانا۔

سب باتوں میں مصروف تھے کہ زرنش چائے لے کے آئی۔

فہد کا زرنش کو دیکھ کے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اُفف اتنی حسین۔۔!

بھائی منہ تو بند کریں مکھی چلی جائے گی۔ آیت فہد کو دیکھ کے ہنسنے لگی۔

منگنی کی رسم ادا کی گئ۔زرنش اور فہد کو ایک ساتھ بٹھایا گیا تھا۔

کیا تمہیں کسی نے بتایا ہے؟، فہد مسکراتے ہوئے بولا

کیا۔۔؟

کہ تم اس سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

زرنش مسکرانے لگی۔

ہر جگہ خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔اور اگے بھی خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔۔۔

ایک سال بعد۔۔۔!

فہد تم نا مجھ سے بہت مار کھاؤ گے۔زرنش منہ بنا کے بولی۔

کیوں اب کیا کیا ہے میں نے؟؟

یہ اپنا بیٹا پکڑو اور اس کو سمنبھالو۔زرنش نے مصطفی کو فہد کی گود میں لیٹا دیا۔جو کہ ابھی بس ۸ مہینوں کا تھا۔

ارے یار تم سے ایک بچہ نہیں سمنبھالا جاتا؟؟فہد خیران ہوا

صبح سے سنبھال ہی رہی ہوں اب مجھے تھوڑا آرام کرنا ہے تو تم اس کا خیال رکھنا اور خبردار اس کو ڈانٹا تو۔۔!

جی محترمہ جیسا آپ کہیں۔۔!فہد جل کے بولا۔

زرنش نے فہد کی اس شکل پہ قہقہ لگایا۔

**

دعااپنے پاپاکی پلیٹ سے چاول اٹھااٹھاکے کھارہی تھی۔

بے شک اس کی اپنی پلیٹ میں بھی چیزپڑی تھی لیکن اس کو وہی کھاناہوتاتھاجوایرک کھاتاتھا۔

یہ بلکل تمہارے پر گئی ہے۔ایرک آیت کودیکھ کے بولنے لگا۔

اچھاوہ کیسے ؟؟

کیوں کہ یہ بھی مجھے تنگ کرنے کاکوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تمہاری طرح۔۔

میں نے کب آپ کو تنگ کیا؟آیت نے منہ بنایا

ارے مائی سویٹ ہارٹ مزاق کررہاہوں۔

یہ کہتے ہی ایرک نے آیت کو گلے لگایااوراس کے ماتھے پہ بوسہ کیا۔۔

اوروہ دونوں مسکرانے لگے۔۔!

"اورمحبت کامزہ ہی تب آتاہے جب محبت محرم بن کے ملے۔"

ختم شد

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959